صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 13 مئی 2024ء بمطابق 04 ذی القعد 1445 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّO یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًاOاِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًاOوَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا اکۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُہۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًاOیٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡہِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِہِنَّOذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ O وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا۔

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور اُن کے لیے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔ اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میں سینیٹر اعظم سواتی ہمارے بزرگ سیاستدان اوراس تحریک کے ہراول دستے کو میں ہال میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave Applications, ji. آج کے لئے مندرجہ ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ڈاکٹر حمید الرحمان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ہشام انعام اللہ خان، پانچ یوم، جناب عبدالرحمان، ایم پی اے، پانچ یوم، جناب محمد یامین، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عبدالسلام، ایم پی اے، ایک یوم، جناب اکرم خان درانی، ایم پی اے، تمام بجٹ اجلاس کے لئے، جناب شکیل احمد خان، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو، ایک یوم، جناب عاقب اللہ خان، منسٹر ایری گیشن، ایک یوم، جناب ارباب وسیم، ایم پی اے، ایک یوم۔

The leave may be granted by the House? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے رواں مالی سال 2023-24 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ سے زیادہ معزز ممبران اسمبلی کو موقع فراہم کرنے کے لئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد وضوابط اور طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں۔ لیڈر آف اپوزیشن بیس منٹ، پارلیمانی لیڈرز دس منٹ، ممبران صاحبان پانچ منٹ، لہذا آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، نیز غیر ضروری بحث سے اجتناب کریں۔ جناب لیڈر آف اپوزیشن، ڈاکٹر عباداللہ خان۔

جناب عباداللہ خان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ جناب سپیکر، آپ کا شکریہ آپ نے موقع دیا بجٹ 2023-24 پر بحث کرنے کا۔ In fact یہ جو بجٹ ہے تو آٹھ مہینے گزر چکے ہیں اور دو

مہینوں کی بات کرنی ہے لیکن چونکہ پچھلے دس سال سے ادھر ایک ہی پارٹی کی حکومت ہے تو ذرا اس پر بھی روشنی ڈالیں گے جی۔ جناب سپیکر، ایک تو اسی دن میں نے Point out کیا تھا، اس پر دوبارہ میں نہیں جانا چاہتا کہ یہ کس طرح پیش ہو رہا ہے، کس طرح Unconstitutional ہے، Rules کے خلاف ہے؟ اس پر خیر میں بات آج نہیں کروں گا لیکن یہ ضرور جو بجٹ سپیچ میں ایک چیز کی تو Clearance ہو گئی، وہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب کا میرے خیال میں دوسری یا پہلی پریس کانفرنس اگر ہم اٹھالیں تو اس میں وہ فریاد کر رہے تھے کہ ہمارے پاس صوبہ چلانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، اس بجٹ پہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ جو فگر ہے، وہ سرپلس دکھایا جارہا ہے، تو کیا ہم Written پر عمل کریں یا Verbally جو بتا رہے تھے اس پر عمل کریں؟ اور اس کے بعد چند ہفتے پہلے کی بات ہے، جو فنانس ایڈوائزر تھے تو وہ بتا رہے تھے، وہ بھی سرپلس کی بات کر رہے تھے، اس کے بالکل الٹ، تو ہم بھی Confused ہیں، سی ایم صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں یا کیبنٹ والے ٹھیک فرما رہے ہیں؟ یا فنانس ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو جو لکھ کر دیا ہے، یہی ٹھیک ہے؟ اس میں ہم Confused ہیں، تو اس ایوان کو یہ Clearance دینے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر، میں سیکٹر وائز بات کروں گا اور جو فلیگ شپ منصوبے تھے پی ٹی آئی کے، ان پر بھی بات کروں گا۔ اس میں ذکر ہوا ہے بجٹ سپیچ میں، میں ایک ایک سے شروع کرتا ہوں۔ اس میں اس صوبے کے Law and Order کی بات ہوئی ہے اور اس کے لئے یہ سپیچ میں لکھا ہے کہ One percent Divisible Pool سے اس صوبے کو ملے ہیں This year جو کہ اماؤنٹ بنتی ہے Ninety one point some billion، تو یہ اگر اندازہ ہم لگالیں کہ پانچ سالوں کا یہ کتنی بنتی ہے یا اگر اور نیچے ہم جائیں تو دس سالوں کی One thousand billion یہ بنتی ہے اور جو حالات آج ہم دیکھ رہے ہیں، جو اس صوبے کے حالات ہیں، یہ پوائنٹ سب سے پہلے اس لئے میں Raise کر رہا ہوں کہ یہ ایک صوبے کے لئے سب سے بڑا ایشو ہے کیونکہ آج چیف منسٹر صاحب کا اپنا جو ڈسٹرکٹ ہے، اپنا جو حلقہ ہے وہ No go area بن چکا، In practical تمام آفسر Septic ہیں، ڈی آئی خان سٹی میں باہر کوئی کام نہیں کر سکتا، اگر آج میں دیکھتا ہوں تو ایکس فاٹا میں کوئی بھی پولیس سٹیشن وہ گورنمنٹ بلڈنگ میں نہیں ہے، آج ہم دیکھتے ہیں تو ایکس فاٹا میں جو War on terror کا Hub رہا ہے تو ادھر کسی کے پاس Proper ammunition نہیں ہے، Protection نہیں ہے۔ آج اگر ہم اور Track record اٹھالیں تو سوات میں اگر سی ٹی ڈی کے آفس میں دھماکہ ہوتا ہے، وہ بھی Rented building میں ہے، اسی

طرح بنوں میں سی ٹی ڈی والوں پر اگر دھماکہ ہوتا ہے، وہ بھی Rented building میں ہے، تو یہ سوال ضرور بنتا ہے اس صوبے کے عوام کی طرف سے کہ جو آپ کو ایک ہزار بلین ملے تو War on terror میں آپ نے یہ پیسے کدھر لگائے، کہاں آپ نے Strengthen کیا اپنی فورسز کو کتنا Equipped کیا اور حالات اگر یہاں تک پہنچے ہیں کہ Sitting Session Judge کو اٹھایا جاتا ہے تو یہ بھی Question mark ہے جناب سپیکر، کہ وہ کس نے اٹھایا، پھر ریلیز کس طرح ہوا؟ اور میڈیا کی حد تک جو کچھ ہم سن رہے ہیں کہ کچھ لین دین بیچ میں ہوا، تو وہ لین دین کس نے کیا؟ اگر خدانخواستہ گورنمنٹ نے کیا ہو تو پھر Anti State actors کو اگر گورنمنٹ Financially support کرے کہ وہ Hand grenade خریدیں، وہ بم خریدیں، وہ کلاشن کوف خریدیں اور اس پر اس صوبے کے غریب عوام کو ماریں، پھر ہم کیا Expect کر سکتے ہیں گورنمنٹ سے War on terror کی مد میں جو چیف منسٹر صاحب خود فرماتے ہیں کہ میں خود بھتہ دیتا ہوں تو صوبے کا چیف ایگزیکٹیو اگر بھتہ دیتے ہیں تو یہ عوام کس کے پاس چلے جائیں کہ جی، (قطع کلامیاں) میرے خیال میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ مہربانی کر کے خاموش رہیں، وہ اپنی بات کر لیں، اس کے بعد جواب دے دیجئے گا۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ابھی فلور میرے پاس ہے تو یہ آپ کی حکومت ہے، سی ایم! آپ کی گورنمنٹ، I am talking about the government of the day, present government; I am talking about of the Chief Minister of the day، میں پہلے کی بات نہیں کر رہا، اس نے خود یہ کہا ہے، اگر وہ خود یہ کہہ رہے ہیں تو اس کا جواب وہ خود دے سکتا ہے، آپ کوشش نہ کریں وہ خود جواب دے گا کہ میں نے کیوں کہا ہے اور کس طرح وہ جو زندگی کے حالات ہیں وہ چل رہے ہیں؟ یہ صرف میں اس ایک ڈسٹرکٹ کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، باقی تو چھوڑ دیں کہ یہ بات میں کروں کہ بارہ ہزار Well equipped لوگ کس نے یہاں لائے اور کس نے یہ کہا کہ ان کو آفیسز دے دیں، کس نے یہ کہا کہ اس کو منسٹریاں دے دیں، کس نے یہ کہا کہ یہ Rehabilitate کریں، کس نے یہ کہا کہ یہ "یوم فتح" ہے؟ جب یہ لوگ آ گئے تو یہ تو On record چیزیں ہیں، سب کو معلوم ہیں، سب کو پتہ ہے، یہ War on terror کی مد میں جو اس سے پیسے ڈیمانڈ کیئے اس لئے میں نے اس پر بات کی۔ نمبر ٹو، میں آ رہا ہوں جو ہیلتھ کے لئے اس سے صحت کارڈ کا بہت چرچا ہے، اس کے حوالے سے اتنے پیسے ڈیمانڈ کیئے کہ بجٹ میں ہے، اس سپیچ میں ہے، جو کچھ اس سپیچ میں ہے میں اسی پر بات کر رہا ہوں، اس

This is our right کے علاوہ میں ادھر ادھر کی بات نہیں کروں گا۔ جو آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں تو کہ اس پر ہم کو کسچن کریں، اس کا حساب مانگیں کہ یہ (پیسہ) کدھر لگ رہا ہے؟ تو آپ نے صحت کارڈ کے لئے ڈیمانڈ کیا ہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ صحت کارڈ پر جو اربوں روپے لگ چکے ہیں، کوئی آڈٹ ہے اس کا، آپ کے پاس کوئی فگر ہے کہ کدھر لگے، کہ کدھر لگے؟ میرے پاس انفارمیشن ہے کہ اس میں کئی ہزار بوگس رجسٹرڈ ہیں، میرے پاس یہ بھی انفارمیشن ہے اور ہے بھی، اور ہو بھی رہا ہے کہ پرائیویٹ ہاسپیٹلز لوگوں نے کھولے ہیں، ادھر اس پر Treatment ہو رہی ہے اور ایک گاؤں، میں اپنے حلقے کی مثال دیتا ہوں، میرے حلقے کے ایک گاؤں سے مجھے فون آیا کہ ادھر وباء آئی ہے، اپینڈکس کی، میں نے ٹیم بھیجی، اس وقت میں ایم این اے تھا، کہ آپ پتہ کرلیں کیا ایشو ہے، پانی میں ایشو ہے، کس چیز میں ایشو ہے، کیا ہے؟ تو ایک ہی گاؤں میں One forty eight اپینڈکس کی سرجریز ہو چکی تھیں، ایک ہی گاؤں، ملی بھگت سے ایک ہی گاؤں میں One forty eight اپینڈکس کی سرجریز، اور یہ بھی کیسز میں نے دیکھے ہیں کہ Being a Medical Doctor میں کہہ رہا ہوں کہ سب سے آسان Treatment، سب سے آسان سرجری اپینڈکس کی ہے جناب سپیکر، اپینڈکس سے بھی لوگ مر چکے ہیں Because of payment تو ان سے کسی نے پتہ نہیں کیا، یہ پیسے کدھر جا رہے ہیں، کس مد میں خرچ ہو رہے ہیں، آیا یہ لوگوں پر Actual لگ رہے ہیں یا یہ Misuse ہے؟ اور گاؤں میں ہاسپیٹلز کا جو حشر نشر ہے آپ کے بی ایچ یوز میں، آپ کے نیچے جو ٹی ایچ کیوز / ڈی ایچ کیوز ہیں، ان میں ڈسپرین تک نہیں ملتی۔ اس طرح ایم ٹی آئی نے جو ظلم کیا، ایک بندے کے کہنے پر، اس بندے کا نام تھا نوشیروان برکی، جو رشتہ دار تھا عمران خان صاحب کا، وہ آئیڈیا لے کر آئے اور ہمارے Tertiary hospitals کا، ہمارے بی ایچ یو، ڈی ایچ کیو کا بیڑہ غرق کر دیا، آج یہ حالت ہے، یہ میں پوچھتا ہوں کہ پچھلے دس سال میں کتنے Tertiary hospitals بنے ہیں، کتنے ڈی ایچ کیوز بنے صوبے میں، کتنے ہیلتھ کی Facility لوگوں کو ملی ہے؟ Nothing، کچھ بھی نہیں ہوا، ایک بندے کے کہنے پر یہ تباہی ہوئی اور It is on record، آپ اٹھا سکتے ہیں اور کوئی یہی ہے جناب سپیکر، کہ یہاں کے Trained لوگ جن کے پاس Brain تھا، وہ لوگ مجبور ہوئے، یا ایک صوبے سے دوسرے صوبوں میں چلے گئے یا یہ ملک چھوڑ کر باہر چلے گئے کیونکہ ادھر ان کو مفلوج کیا گیا تھا۔ تھرڈ، اس نے ایجوکیشن کی بات، ایجوکیشن آج جو میرے پاس فگر ہے اور آپ لوگ Verify بھی کر سکتے ہو کہ آج کتنی یونیورسٹیاں ہیں جن میں VCs نہیں ہیں؟ More

than eighty percent خیبر پختونخوا کی جو یونیورسٹیاں ہیں، ان میں وائس چانسلرز نہیں ہیں، without head وہ کس طرح Run کرتے ہیں؟ یہ المیہ ہے ایجوکیشن کے حوالے سے۔ سیکنڈ، ان لوگوں نے جو شروع کیا ہے ڈبل شفٹ، تو وہ ڈبل شفٹ کے ٹیچرز آج بھی رل رہے ہیں، بیچاروں کو تنخواہ نہیں ملتی اور ڈبل شفٹ کی بجائے جانا چاہیئے تھا کہ آپ اور سکول کھول لیتے تو لوگوں کو نوکریاں بھی ملتیں اور آپ کے بچے بھی صحیح پڑھائی کرتے لیکن بد قسمتی سے یہ کس عقل کل نے یہ مشورہ دیا کہ ڈبل شفٹ شروع کریں۔ جناب سپیکر، آپ بھی Hilly area سے Belong کرتے ہیں، اس کا جو پروسیجر ہے اس میں Five kilometer radius لکھا ہوا ہے تو Hilly areas میں Five kilometer radius جو ہے خود آپ کاؤنٹ کر لیں کہ کیا حالات ہیں؟ آج بھی، آج بھی خصوصاً میں ذکر کرتا ہوں جو Five districts ہیں Earth quake affected جس میں ہزارہ کا بھی ذکر ہے، ادھر وہ سکول پچھلے پندرہ سال سے اس طرح پڑے ہیں کہ کچھ نہیں ہے، کوئی فنڈ نہیں ہے کہ وہ سکول تعمیر ہوا ہو اور وہ بچے جو ٹینٹوں میں پڑھنے پر مجبور ہیں وہ بھی بلڈنگ میں شفٹ ہو جائیں۔ ادھر کیا ہو رہا ہے، میں حیران ہوں کہ ایم پی ایز کا یہ کام نہیں ہے جناب، نہ کیبنٹ کا یہ کام ہے کہ صرف پوسٹنگ ٹرانسفر ہو کہ صبح اٹھ کر کسی استاد کو یہاں سے ادھر پھینک دو یا کسی پولیس کو یا کسی پٹواری کو یا کسی لوکل گورنمنٹ کے کسی بندے کو یا کس چیز پر آپ Ban لگا دیں، تو یہ عجیب ڈرامہ بنا ہوا ہے کہ سارے یہ جو Legislators ہیں جو اس حال میں تشریف رکھتے ہیں، وہ بھی بیچارے تنگ ہیں، ہر صبح اس کے دروازے میں لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ مجھے ادھر ٹرانسفر کیا، ادھر ٹرانسفر کیا، تو خدارا یہ کچھ ریفامز کے لئے کوئی کام کرنے کی ضرورت ہے، کوئی بہتری لے کر آئیں، یہ صوبہ جو ہے First time in history, third time آپ کو مینڈیٹ ملا ہے تو آپ بھی Return میں کچھ دے دو، آپ بھی Return میں ان لوگوں کے لئے، آپ کی یہ حالت ہے کہ دس سال پہلے آپ فگر اٹھا لیں، جو کمیشن کے Exams ہوتے تھے، CSS میں KP سے Top ten میں تین بندے ہوتے تھے، یہ فگر اٹھا لیں، ڈیٹا اٹھا لیں، آج Top twenty میں بھی کوئی KP سے نہیں ہے، یہاں تک ہم Down جا چکے ہیں، یہ کس کی Responsibility ہے؟ صرف چیخیں مارنے سے کام نہیں ہو گا جناب سپیکر، کچھ Deliver کرنا بھی پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس یہ جو بجٹ سپیچ ہے، شکر ہے کہ Written میں کیا دیکھ رہا ہوں اور سی ایم صاحب Repeatedly کہہ رہے ہیں، آج موجود نہیں ہیں بد قسمتی سے، کہ پندرہ سو

ارب NHP (Net Hydel Profit) کے پیسے فیڈرل گورنمنٹ کے ذمے ہیں، وہ نہیں دے رہے، آپ کی اس Book میں، اس Book میں ہے وہ Thirty five billion، تو سی ایم صاحب تو پندرہ سو کہہ رہے ہیں اور اس Book میں Thirty five billion، میں کس کو صحیح مانوں؟ جو کنٹینر سے بات وہ صحیح ہے یا اس Book میں بات ہے وہ صحیح ہے؟ وہ میری تصحیح آپ لوگ کر لیں کہ وہ صحیح ہے یا یہ صحیح ہے؟ دوسرا جناب سپیکر، یہ فرسٹ ٹائم جو پیسے ملے اے جی این فارمولا کے تحت، وہ بھی پیسے دیئے جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، First time in the history of Pakistan وہ میاں نواز شریف نے وہ پیسے دیئے تھے، اور وہ اس وقت (مداخلت) بات سن لیں، عمران خان بہت بعد میں آئے تھے ناں، میرے بھائی! وہ میاں نواز شریف صاحب نے دیئے تھے اور وہ 1990 میں دیئے تھے Six billion اور First time in the history of Khyber Pakhtunkhwa آپ کا Deficit budget surplus ہوا تھا، اس کے بعد جناب سپیکر، میں یہ پوچھ رہا ہوں، آج آپ مانگ رہے ہو، ہم ساتھ ہیں، پھر میں کہہ رہا ہوں، پہلے بھی کہا ہے، اب پھر میں کہہ رہا ہوں کہ ہم ساتھ ہیں، صوبے کو کچھ ملے لیکن یہ بھی میں پوچھ سکتا ہوں کہ جب پی ٹی آئی میں Out of five چار ممبرز پی ٹی آئی کے تھے، جو Chair کرنے والا تھا وہ پی ایم عمران خان صاحب تھا، یہاں سے جو ممبر تھا وہ پی ٹی آئی کا تھا، پنجاب سے جو ممبر تھا وہ بزدار تھا، بلوچستان سے جو ممبر تھا وہ بھی آپ کا تھا، صرف سندھ کا ایک ممبر سی سی آئی میں آپ کے خلاف تھا، تو میں کیا یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان چار سالوں میں کتنے پیسے آپ لے کر آئے تھے، اس صوبے کے لئے؟ جو آج آپ ڈیمانڈ کرتے ہو کہ اتنے پیسے ہیں، تو چار سال میں جب عمران خان صاحب پرائم منسٹر تھے اور پی ٹی آئی کے ممبرز آپ کے تھے تو کتنے پیسے اس صوبے کو ملے، اور NHP میں ملے؟ پھر ایک فارمولا طے ہوا تھا کہ اس وقت 1993 میں Per unit دو یا تین روپے کا تھا، آج Per unit جو ہے وہ More than twenty six ہے، اس کو Settle کرنا کس کا کام ہے؟ وہ بھی Decide ہوا تھا، At the end of 2017 کہ 2018 میں جو بھی الیکٹڈ گورنمنٹ آ جائے تو وہی گورنمنٹ یہ Decide کرے گی کہ According to جو UHP (Universal Hydel Program) آیا ہے Per unit cost پہ، جو دو یا تین روپے سے چلی گئی ہے Twenty six پر، تو یہ جو فارمولا ہے، اے جی این فارمولے کے ساتھ جو پیسے مل رہے ہیں، یہ بھی Up جائیں گے، تو اس وقت یہ کیوں Settle نہیں ہوا؟ اس وقت کوئی Hurdle نہیں تھی، اس وقت تو پی ایم بھی آپ کا، سی ایم بھی آپ

کا، سارے ممبرز آپ کے، تو اس وقت یہ Settlement کیوں نہیں ہوئی؟ پھر اور جو ظلم ہوا ہمارے ساتھ جناب سپیکر، ہمارے پاس اس صوبے میں Natural resources میں دو تین چیزیں ہیں، ایک آپ کے پاس ہے Hydle، پانی ہے، دوسرا آپ کے پاس ہے منرل، تھرڈ آپ کے پاس ہے ٹورازم، Fourth آپ کے پاس ہے Timber جنگل ہے، تو بدقسمتی سے اس سیکٹر، انرجی سیکٹر میں جو One wheel system تھا، اس کو کس نے Oppose کیا، کس نے ختم کیا؟ وہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، حماد اظہر انرجی منسٹر تھے، اس نے Oppose کیا۔ دوسرا وہ Potential جو ہم پانی سے بجلی پیدا کر کے آگے بھیج سکتے تھے، Revenue generate کر سکتے تھے، تو اس نے Priority change کر کے، Change کر یہ Hydel سے وہ چلے گئے Solar پر، وہ پالیسی بھی پی ٹی آئی گورنمنٹ کی تھی، جب عمران خان صاحب پرائم منسٹر تھے اس وقت یہ Change آئی تھی۔ تھرڈ جو ظلم ہوا ہے، اس میں جو یہ بات کرتے ہیں کہ ضم اضلاع اور فلاں اضلاع کے لئے اتنا بجٹ ہے، اتنا بجٹ ہے، Merger کے وقت جناب سپیکر، ایک تو یہ چیز میں Clear کرتا چلوں کیونکہ میں بھی پاٹا(PATA) سے Belong کرتا ہوں Not FATA but PATA, Provincially Administered Areas جس میں پورا ملاکنڈ ڈویژن، وہ بھی ہوئی ہے Constitutional amendment، وہ کب ہوئی ہے؟ 2018 میں، گورنمنٹ کس کی تھی؟ اور وہ امنڈمنٹ اس صوبے سے بھی پاس ہوئی اور فاٹا کے لوگ اس وقت نہیں تھے، ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ اس وقت بھی کچھ وزیر تھے، تو ان لوگوں نے کیوں پاس کی اور جب ریفامز میں Decided تھا یہ جو ایریاز ہیں، ایکس فاٹا پلس پاٹا، یہ Undeveloped ہے اور Divisible pool سے اس کو Two percent ملیں گے For ten years تاکہ اس کی Status Up آجائے اور تب ہم سوچیں گے کہ اس کو Tax extend کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان دس سال میں سے پانچ سال گزرے ہیں اور ان پانچ سالوں میں چار سال عمران خان صاحب پرائم منسٹر تھا تو Divisible pool سے جو پیسے ملتے، وہ تھے Hundred billion اور چار سال کے کتنے بن گئے؟ Four hundred billion، ایکس فاٹا کو وہ Four hundred billion ملے ہیں کہ نہیں ملے ہیں؟ یہ جواب بھی ضرور دینا چاہیئے کہ وہ پیسے آئے کہ نہیں آئے؟ آج جو یہ بجٹ سپیچ ہے، لیکن وہ ضرور میں یہ کہونگا کہ میں نے سٹارٹ میں بھی یہ کہا تھا، اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ صوبہ ہم سب کا ہے، ہم سب کو چاہیے کہ جو Rights ہیں، ان کے لئے اکٹھا Fight کریں، اس سے آپ کو حقوق نہیں ملتے

کہ آپ جو بھی بات آ جائے، گورنر ہاؤس کی بات ہو تو میں قبضہ کروں گا، اڈیالہ جیل کی بات ہو میں قبضہ کروں گا، اسلام آباد کی بات ہو میں قبضہ کروں گا۔ تو میں ادب سے کہتا ہوں کہ آپ قبضہ مافیا ہیں یا ہمارے چیف منسٹر ہیں؟ میں بجٹ پہ بات کرتا ہوں، آپ پھر جواب دے دو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: لائق خان صاحب۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: آپ پھر جواب دے دو۔

(شور)

جناب سپیکر: لائق خان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: آپ پھر بعد میں جواب دے دو، You have the right to answer

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں ان کو ڈائریکشن دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں (شور) آپ تشریف رکھیں، یہ اپوزیشن لیڈر کو بات کرنے دیں، جو بات بھی وہ کرنا چاہتے ہیں، ان کو کرنے دیں آپ اپنی باری پہ اس کا بھرپور جواب دیں مگر اس طرح نہ کریں، ان کو بولنے دیں۔

قائد حزب اختلاف: طریقہ یہ ہے، طریقہ یہ ہے جناب سپیکر، شکریہ، شکریہ جناب سپیکر، بالکل ان کو Right حاصل ہے کہ یہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری، جناب لائق خان، جناب باچا خان، باچا صاحب، گزارش یہ ہے، اس سپیچ کو لوگ بھی دیکھ رہے ہیں، اس صوبے کے عوام بھی دیکھ رہے ہیں، اگر اپوزیشن لیڈر صاحب کوئی ایسی بات کریں گے جو ٹھیک نہیں ہے تو ان کے اوپر بات جائے گی، آپ تحمل سے سنیں، اپنی باری پہ منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے، آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ اپنی باری پہ اس کا جواب دیں گے۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ بات کریں گے۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، Next میں آتا ہوں، یہ ایک اور ایک اور جناب سپیکر، ایک اور فلیگ شپ منصوبہ جو پی ٹی آئی گورنمنٹ کا ہے، اس کے لئے بھی اس سپیچ میں ڈیمانڈ کی گئی ہے، وہ ہے بی آر ٹی، بی آر ٹی کے لئے بھی ڈیمانڈ، تو جناب سپیکر، سب سے پہلے یہ بی آر ٹی کا کنٹریکٹ

جس کے پاس ہے، وہ Blacklist contractor تھا، وہ آپ Probe بھی کر سکتے ہو، اس کو کنٹریکٹ دیا گیا، اس کی گارنٹی یہ میرے ہاتھ لگی ہے، اس نے جو گارنٹی دی ہے جناب سپیکر، وہ ہے ویسٹ انڈیز نیشنل بینک، ویسٹ انڈیز نیشنل بینک سرے سے ادھر Exist ہی نہیں کرتا، اس کی گارنٹی پر اس کو ٹھیکہ دیا گیا، ابھی جناب سپیکر وہ شاہ سلامت جاچکے ہیں یا سب کچھ ہار کر پراونشل گورنمنٹ وہ گئے ہیں International Court of Arbitration میں اور Claim ڈالا ہے Forty four billion کا، تو جب یہ منصوبہ آیا، ہم سنتے رہے کہ یہ اس منصوبے سے، اس منصوبے سے Revenue generation ہوئی، اس منصوبے سے کافی پیسے آئیں گے اور ہم یہ صوبہ چلائیں گے اور ابھی Running کے لئے اس بجٹ میں یہ پیسے مانگ رہے ہیں کہ اس کو Operational کے لئے یا Operational condition میں رہے، وہ بھی ایک کمپنی کو دیا گیا ہے کنٹریکٹ، تو اس کے لئے یہ پیسے ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ تو اگر آج بھی وہ بوجھ ہے اس صوبے کے اوپر، تو یہ سفید ہاتھی اگر بن چکا ہے تو اس کا ہم کیا کریں؟ یہ بھی ایک فلیگ شپ، جناب سپیکر، ایک اور Potential کا جو میں نے ذکر کیا جو اس صوبے میں ہے، وہ ٹورازم ہے، جناب سپیکر، ٹورازم جب After Eighteenth Amendment devolve ہوا، اب وہ صوبے کے پاس ہے، کافی ڈیپارٹمنٹس Devolved ہیں جن میں ایک ٹورازم، اور اس صوبے کو ملے کتنے PTDCs؟ صرف PTDCs آپ اٹھا کر دیکھ لیں کہ کہاں کہاں پر بنے ہیں، کتنے زبردست Spots ہیں، اس سے کتنی Revenue generation ہو سکتی تھی، اس کی کیا حالت ہے، آج وہ کس کے پاس ہے، جو Potential تھا اس صوبے میں، تو اس کا آپ نے کیا حشر کیا، کون Responsible ہے، کون اس کا جواب دے گا کہ ہم نے پچھلے دس سال میں ہم کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے، بلکہ آپ کی اپنی جو پراپرٹی آپ کو جو فیڈرل گورنمنٹ سے After Eighteenth Amendment ملی، وہ بھی آپ نے Handover کی اور Outsource کر چکے ہو، کسی اور کو دی۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ جو میں دیکھتا ہوں، جب 2008 میں اے این پی کی گورنمنٹ تھی اور۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپوزیشن لیڈر صاحب، وہ تین منٹ رہ گئے ہیں، Kindly sum up کریں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر، میں Wind up کر رہا ہو، یہ ضروری پوائنٹس ہے۔ یہ اے این پی گورنمنٹ میں جناب سپیکر، Throw forward liabilities بہت زیادہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں

کیا کہہ رہا ہوں، وہ Three point five اے این پی دور میں Throw forward liabilities (3.5) ہے فگر اور آج ہم کہاں تک پہنچے ہیں؟ مطلب ساڑھے تین سال سے ہم پہنچ چکے ہیں Sixteen years تک، تو جو منصوبہ آپ آج شروع کرتے ہو اور سولہ سال بعد اس کی تکمیل ہو، تو اس کی Cost کتنی بڑھ جاتی ہے؟ کتنا ظلم ہے یہ اس صوبے کے ساتھ، کتنی بے دردی سے ادھر گورننس کی گئی، کتنی بے دردی سے کتنے ظلم سے کہ وہی جو جو لوگ مثالیں دیتے ہیں تو وہی مثال میں نے دی کہ Three point five سے ہم Sixteen پر چلے گئے تو یہ ظلم ہو چکے ہیں، لگاتار ہو چکے ہیں، بار بار ہو چکے ہیں۔ ابھی جناب سپیکر، Way forward میں بتاتا ہوں، پھر بیٹھ جاتا ہوں کہ اس کا Solution کیا ہے؟ جناب سپیکر، جو لوگ کہتے ہیں، ایک دو باتیں میں پشتو میں کرتا ہوں۔۔

خلق وائی چې ځان له نه پوهیږې نو چا سره کېښینه چل ترې ایزده کړه، نو پکار دا ده چې کوم زمونږ مسائل دی هغه د دې صوبې مسائل دی، زمونږه د ټولو مسائل دی، خدائے مه کړه دلته دهشت ګردی کیږی، هغه دې ته نه ګوری که څوک ځان الوځوی، خودکش کوی، که څوک بم الوځوی، هغه دې ته نه ګوری چې دا سړے کوم پارټئ کښې دے، په هغې کښې هر څوک الوتے شی۔ که دلته د تعلیم دا صورتحال دے نو هغه زمونږ د ټولو سره دے، که دلته د هیلته دا صورتحال دے نو هغه زمونږه د ټولو سره دے، نو پکار دا ده، دا په اولنی سپیچ کښې ما وئیلی دی، یو ځل ئے بیا زه وایم چې په جهګړو باندې، په کنځلو باندې، په تیز تقریرونو باندې هیڅ شے نه ملاویږی، ستا نن په دې بجټ کښې تاسو دا ایډمټ کوئ چې آتهه پرسنټ محصولات د دې صوبې دی، Ninety two percent مونږ Rely کوؤ فیډرل ګورنمنټ باندې Ninety two percent نو پکار دا ده جناب سپیکر، کہ ہم اس کے ساتھ بیٹھ جائیں، اپنا کیس Argue کریں، اس میں ہم پھر بھی ایک بار پھر میں اس صوبے کی خاطر کہتا ہوں کہ ہم ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں کہ اس صوبے کا کیس ہو، لیکن اس کو Argue کرنا، اس کو Justify کرنا وہ Chief Executive of the Province کا کام ہے کہ وہ ادھر Argue کریں، اس کو Justify کریں اور وہ جو ہے Atrocities کو ختم کرنے کے لئے ہم اس کو ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ نے کہا تھا تین

منٹ ہیں تو میں ٹائم کا پابند ہوں، تو بہت شکریہ تو بعد میں پھر باتیں ہوں گی ان شاءاللہ، شکریہ، بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ارباب عثمان صاحب۔

جناب ارباب عثمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت مہربانی، سپیکر صاحب اور ایک Long due session تھا، غالباً کافی سیشنز ہوئے ہیں، لیکن ابھی تک Proceedings جو صوبے کی ضرورت تھی، عوام کی ضرورت تھی، ایسے نہیں ہوئی ہے، تو ہمیں اس سے موقع ملا ہے کہ ہم بات کر سکیں۔ Generally اگر اپ دیکھیں تو گورنمنٹ کا پلان کیا ہوتا ہے، اس کا کام کیا ہوتا ہے، Planning and execution, unfortunately میں تو یہی تجویز دوں گا کہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے اور ہمارے ساتھیوں نے یہاں پہ بات کی ہے، آپ کو Three fourth for the third time continuously majority ملی ہے، تو ابھی تو آپ کے پاس پورا اختیار ہے اور جو ہمارے صوبے کے مسائل ہیں، جو ایشوز آ رہے ہیں اور Eighteenth Amendment کے بعد ہمارے پاس جو Provisions آئی ہیں، اگر آپ وہ دیکھیں تو میں یہ سوال کروں گا کہ آٹے کی پرائس آج کل تین ہزار پہ کیوں پہنچی ہوئی ہے؟ اور گورنمنٹ کی یہ Responsibility ہو گی، ایگریکلچر سیکٹر کے ساتھ کہ جب ہم یہ ڈیپارٹمنٹ چھوڑ رہے تھے تو Hundred سے زیادہ پراجیکٹس Capacity building اور Graft utilization کے موجود تھے، آپ معلومات اس کی کر لیں کہ وہ سارے ٹھپ کیوں ہو چکے ہیں؟ اور گورنمنٹ کی یہ Responsibility اس کے ساتھ بنتی ہے کہ آپ پلاننگ کے مطابق چونکہ آپ کو یہ مینڈیٹ ملا ہوا ہے، آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کا پلان کیا ہے، Short Term، اگلے چھ مہینوں میں اور سال میں اور Five years میں؟ کہ بنگلہ دیش کے ساتھ موزانہ کرتے ہیں تو وہاں پہ چودہ سو روپے کا بیگ ہے اور یہاں تین ہزار کا بیگ ہے اور آپ کے سپورٹرز جو پی ٹی آئی کے ہیں، جو Majority آپ کے پاس ہے، وہ آپ کو یہ چیز ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ابھی آپ نے اس میں ایگریکلچر بجٹ رکھا ہے تقریبا I think eight hundred and five million (805) یا ایسے کچھ ہے، میں یہ تجویز دوں گا کہ اپ اس میں اپنی Capacity utilization کریں، یہ فیڈرل کے ساتھ اس کا کوئی کام نہیں ہے، نہ انہیں ہمارے فنڈز کی ضرورت ہے اور ہمارے پاس یہاں پہ یہ Provisions ہیں کہ ہم Wheat کی پلاننگ کے ساتھ ہمیں انحصار بھی پنجاب میں نہیں کرنا پڑے گا، یہ پرائسز بھی نیچے لا سکتے ہیں اور اس کی

اس طرح کریں Allocate بھی زیادہ کر سکتے ہیں اور میں کہونگا کہ آپ بجٹ اس کے لئے Yield کہ Capacity maximization ہو سکے۔ دوسرے بات، ابھی یہاں پہ احساس پروگرام جو پچھلی مہینے Launch کیا گیا تھا، اس میں دس ہزار روپے یہ دے رہے تھے، یہ پتہ کیا جائے کہ آیا پی ٹی آئی کے بھی مستحق لوگوں کو یہ پیسے ملے ہیں یا غریبوں کو جن کا یہ حق تھا، ان کو یہ پیسے ملے ہیں یا وہ کیس کہاں پہ رہ گئے ہیں؟ تیسری بات، سر، آپ نے تقریباً لوکل گورنمنٹ میں آٹھ سو پانچ (805) ملین روپے رکھے ہیں، ایگریکلچر کا فگر Different تھا، سوال یہ ہوگا کہ یہاں پہ ہمارے پاس Publicly elected chairman ہیں، تو ابھی تک آپ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ گلا کرتے ہیں کہ آپ کو اپنا حق نہیں مل رہا اور Constitutionally پارلیمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی Legislation کرے اور Constitution میں یہ لکھا گیا ہے کہ ڈیویلپمنٹ کا کام Local Government representatives کریں گے تو آپ ان کو یہ Provision کیوں نہیں دے رہے؟ تو فوری طور پر اس کا کام کریں کہ ہم ان کو بھی بتا سکیں اور یہ کام بھی ہو سکے۔ دوسرا سر، ہیلتھ کے مد میں انیس (19) ارب روپے آپ نے ایک مہینے کے رکھے ہیں، مئی کے، اس میں جو اکاؤنٹ میرے سامنے ہے، آپ اگر اپنے پبلک سیکٹر دیکھتے ہیں، They have run the ground, they are running in losses، پرائیویٹ سیکٹر کو آپ نے جو Provision دی ہے، اس میں صحت انصاف کارڈ کے ذریعے فائدہ ان کو مل رہا ہے اور Tertiary کو تو چھوڑیں ہمارے جو Basic units ہیں Primary care کے جہاں پہ غریب انسان کی اپنی رسائی ہوتی ہے اور علاج مل سکتا ہے ان کو، اس پہ کیوں نہیں کام ہوا ہے؟ اور پبلک سیکٹر آپ خود اس کی معلومات کریں، ہاسپیٹلز جو ہیں، وہاں پہ غریب لوگ جاتے ہیں تو Instead of paying thousand or two thousands, they have been charged exuberant amount، تو یہ جو ایلوکیشن آپ کر رہے ہیں اور جو ہماری ضرورت ہے اور ہم سب کو پتہ ہے کہ ہمارے پاس یہاں پہ پختونخوا میں اتنے Resources ہیں کہ ہو سکتا ہے وہ Per square feet اور خاص کر جو میرے فاٹا کے ساتھی ہیں، ہم ان کو Utilize صحیح طریقے سے کریں تو ہم پورے، فاٹا کے بارے میں میں نے پہلے یہ بات کی تھی کہ ایف سی آر وہاں سے Abolish ہوا ہے لیکن اس کا فائدہ پاکستان کو پختونخوا کو ہوگا لیکن ہم پھر اسی روایتی نظام پہ چلے جاتے ہیں، تو Revenue generation which is the part of budget, needs to be realign اس لئے کہ ہم اپنی Revenue generation کر سکیں اور ہمارے پاس یہ Provision موجود ہے اور

Instead of criticizing you, we are more than willing to work with you along these lines. تو میری یہ چیز ہوگی کہ ہمارے پاس Oil and Gas دیکھ لیں سر، KP OGDCL کو 2011 میں تشکیل دیا گیا تھا، صوبائی محکمہ ہے، ایک Rig ان کے پاس تھی ابھی تک وہ Rig commission نہیں ہوئی ہے دس سالوں میں، آپ اس پہ کام کریں، یہ بھی آپ کے پاس اٹھارہویں ترمیم کے بعد Provision آپ کے پاس آتی ہے Oil and Gas ایسا سیکٹر ہے جس پہ ملک آباد ہے، پوری آپ کی جی ڈی پی اس پہ آباد ہے، ہمیں یہاں پہ Number sense کی بات کرنا پڑی جو ہمارے گورنمنٹ کے ساتھیوں کا کام ہے، پلان بنائیں، Execute کریں، بسم اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ساتھ میں یہاں پہ ایک Covid contingency کی Provision دی گئی ہے ایک سو باسٹھ (162) ملین، I failed to understand کہ ابھی ڈینگی کا موسم پھر آرہا ہے، ہمارے پاس اور مسائل ہیں، ہم Covid کی Contingency کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ اور پھر جہاں ہم سبسڈی دے رہے ہیں تو آپ کہیں بھی دیکھیں یا اس کو Google کر لیں کہ وقتی طور پر تو آپ کو اس کا فائدہ ہوگا لیکن جہاں پہ بھی سبسڈی کی Value addition نہیں ہوگی They will come back and hunt you اور آپ پھر جا کر وہاں پہ قرضے مانگیں گے اور آئی ایم ایف سے اور ورلڈ بینک سے اور وہ Interest سود کے ساتھ آپ واپس کریں گے اور اس کا نقصان کیا ہوگا؟ ٹیکسز کے اوپر، ٹیکسز کے اوپر ٹیکسز اور کل آپ سے ہی یہ پوچھ ہوگی کہ مہنگائی کیوں اتنی زیادہ ہو گئی ہے؟ تو آئیں اگر آپ ایگریکلچر میں کام کرنا چاہتے ہیں، Provisions ہیں، ہمارا صوبہ اس میں Independently جو Basic needs ہیں اس پہ کھڑا ہو سکتا ہے، Horticulture میں ہے، Orchard میں ہے، Organic میں ہے۔ ٹورازم کی انہوں نے بات کی ہے، Turkey نے 2019-20 میں، مسلمان ملک کی آپ کو مثال دے رہا ہوں، Thirty nine billion dollar, with a beach ایک سال میں انہوں نے ٹورازم سے کمایا ہے، اور یہاں پہ سب سے پہلے تو ہم یہ کہیں گے کہ Send a message کہ یہ ایک پرامن صوبہ ہے اور ہم پرامن لوگ ہیں اور اس کے ساتھ Provision آپ دیں، ابھی بھی میں آپ کی تائید کروں گا کہ جو نتھیا گلی میں آپ کا گورنر ہاؤس اتنے بڑے بڑے مینشن ہم نے رکھے ہوئے ہیں، ان کو آپ Change کریں، یہ تو آپ کا Vision تھا سر، عمران خان کا یہ Vision تھا، تو گزارش یہ ہوگی کہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ارباب صاحب، Sum up کریں۔

جناب ارباب عثمان: کہ صوبہ دیوالیہ ہے، پیسے نہیں ہیں، پیسے مانگ رہے ہیں لیکن Provisions ہیں اور مہربانی کر کے ہماری جو Basic needs ہیں، ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے اور لوکل باڈیز ہیں، ان پہ ذرا کام کریں کہ Directly or indirectly پبلک جو ہے ان کو Provision اور فائدہ مل سکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ جناب احمد کنڈی صاحب، کل کرتے ہیں؟ عدنان خان، جی یہ عدنان خان کا مائک On کریں بھئی۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میرا پلان نہیں تھا، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے گورنمنٹ کے جو ممبران صاحبان ہیں، ان کو بولنے کا بڑا شوق ہے، تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ فلور ان کو دے دیں، اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب جب بول رہے تھے تو سارے جو ہے ناں کچھ وہ گزارشات کر رہے تھے، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو ان کو دے دیں، یہ بول لیں گے، ہم ان شاء اللہ پھر کل بول لیں گے، ہمیں اس پہ کوئی وہ نہیں ہے لیکن اگر وہ کہتے ہیں تو تحمل سے سنا کریں ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: آپ کو فلور دیا گیا ہے، آپ نہیں بولنا چاہتے تو وہ ایک علیحدہ بات ہے، دوسروں پہ نہ ڈالیں ناں، ہم نے تو فلور آپ کو دیا ہے۔

جناب عدنان خان: سر، ہم تنقید برائے اصلاح کر رہے ہیں، یہ نہیں کر رہے کہ ہم آپس میں یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم Colleague ہیں، ہم ان شاء اللہ ایک دوسرے کی اصلاح کی بات کریں گے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، تاسو ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ اول خبره دا ده، تاسودوه میاشتې لیټ اجلاس رااوبللونو پخښنه غواړمه، تاسو یو بهادرسپیکر یئ، تاسو یو آئینی عهدې باندې ناست یئ، مونږ هم په آئینی عهدې باندې د دې آئین مطابق مونږه حلف اغستے دے خو بهرحال هغه وجوهات زه نه شم وئیلې، ولې اجلاس خو خیر دیر آید درست آید، بیا هم مونږ تاسوته سلام کوؤ چې تاسو دا اجلاس رااوغوښتلو۔ اوس به جی To the point خبرې ته راشمه، نورې خبرې به بیا جی کیږی۔ اول خبره جی داسې ده چې تاسو دغه سپیکرصاحب که دا تاسو هغه اوګورئ دا بجټ سپیچ تاسو اوګورئ نو په بجټ سپیچ که ډیرې خبرې جی داسې راغلی دی چې هغې کښې د آرټیکل 125، آرټیکل 126، د دې حوالې ورکړې شوې دی نو زه به فګرز ته هم راځمه، صرف د فګرز یو جنګ، فګرز باندې که زه

تاسو ته راشمه او تاسو د بجټ Annual estimate اوګورئ نو په دېکښې پيج نمبر3 باندې صرف معمولی شان دوه درې پوائنټس درته ښايمه، تاسو سرپلس بجټ پيش کړے دے او دا د آئی ايم ايف په ايجنډه باندې دا سرپلس بجټ پيش کيږی چې آئی ايم ايف وائی چې يره سرپلس بجټ به وی، دا صرف د فګرز جنګ دے، دا سرپلس بجټ نه دے، که تاسو لږ او ګورئ دا به Deficit budget ته ځی، نو په دېکښې جی تاسوصرف په دېکښې دغه پيج نمبر ون، په ديکښی جی تا سو چې اوګورئ B01 نو دېکښی دا Estimated، دا ډائريکټ ټيکسز په دېکښې 243 ,207958.642 دا جی 2021-22 Account باندې وؤ، دا چې تاسو اوګورئ جی دا 2021 Account او 22، بيا هغې نه پس Budget estimate 2022-23 ته جی، تاسو په دېکښی اوګورئ،731.901 243 دې هم جی ټهيک شو، دا هم Nine point six percent په دېکښې اضافه راغلله، 2021-22 کښی تاسو چې کوم دغه فګرز ښودلی دی، په هغې کښې Nine point one percentپه دې باندې اضافه راغلله، صرف يو ګهنټه سټډی کړې ده زياته مې نه ده سټډی کړې، صرف دا دوه درې پوائنټونه درته ښايمه۔ بيا بره لاړشه جی Revised estimate 2022-23 نو Revised estimateکښې 265809.554، نو دلته کښې تاسو چې Budget estimate 2023-24 ته تاسو جی راشئ نو په هغې کښې، داB01 باندې زه خبره کوم، صرف يو لائن مې اغستے دے، زيات Nitty gritty کښې نه ځمه، نو هغې کښې393524.287 نو This is the increase of forty eight point zero five percentنو دا کوم اله دين چراغ تاسو سره راغلو چې هغه به دومره زيات کيږی او په دې باندې مونږه سرپلس بجټ پيش کوؤ، This is the one; second oneبيا جی راشئC01 ما جی تياری نه ده کړې خو بخښنه غواړم، ټائم دغه دے، مونږ وايو چې دا شے اوچليږی، نو C01: income from property and enterprises، په ديکښې جی د مزې خبره اوګورئ، په دېکښی Accounts ټول 2021 نه 22 په دېکښې جی تاسو دا اوګورئ 21630.679 ، Then budget estimate 2022 کښې دی 65218.50 نو دا هغه جی Minus seventy two point two one percent (72.21% -)سپيکر صاحب، بخښنه غواړمه، ډير معزز ممبران به په دې باندې

کیدے شی پوهیږی هم نه، هغه غریبانانو به سټډی نه وی کړې، لکه ما هم زیاته سټډی نه ده کړې، نو دلته کښی (-72%) Minus seventy two percent دا راځی ورکښې، بیا جی بره لاړشئ دوئ دا وائی ورکښې چی Budget estimate 2023-24, 85004.538 نو دا Three hundred sixty nine percent (369%)نو جی داسې یو هغه فګرز چې روان دی، I don't know چې دغه دوئ په کوم Capacity کښې کړی دی؟ بل هم په دې Headکښی بیا تاسو جی راشئ C03ته، نو C03 کښې جی هغه Percentage چې زه په شارټ الفاظو کښې اووایمه، هغې کښې (-24%) Minus Twenty four percent او بیا تاسو Increase ورکړے دے، اوس هلته کښې Revenue generateکیږی نه،(-24%) Revenue minus twenty four percent راځی او دوئ جی Increase ورکړے دے، One hundred fourteen point four three percent (114.43%) دا جی کوم اله دین چرغ راغے مونږ سره چی هغه اله دین چراغ به اوکړو او مونږه سره به دومره Revenue راشی مونږه سره به دومره Increase راشی؟ دا دوه درېHeads کښې مې جی صرف دا درته اووئیل، خبرې جی ډیری زیاتې دی، هغه ټائم هم نه وی، تاسو مهربانی هم نه کوئ، بیا به اووایئی چې یره ټایم ختم شو۔ بیا جی راځمه د احساس پروګرام باندې، نه، Sorry-----

<u>جناب سپیکر</u>: دا یو منټ پاتې دے بنه-----

<u>جناب عدنان خان</u>:یو منټ جی، نه کنه، لږ به جی ټائم راکوئ جی، ځکه زه به نن هغه بنایم، لږ یو دوه، پینځه منټه-----

<u>جناب سپیکر</u>: ده ته-----

<u>جناب عدنان خان</u>: بخښنه غواړمه جی، زه د اصلاح د پاره خبره کوم، دا چابانډې Point scoring جی نه کوؤ، ځکه چی کیدے شی دغه دغه پکوړو او دغه چھولو خوړلو والا دا څه دی، دغه پکوړو او دا سموسو خوړلو والا بجټ جوړ کړے وی، I don't know ماته پته نشته خو جی، بیا مستحقین ته جی راځمه، مستحقین ته جی راځمه چی رمضان پیکج، دا ټول ایوان نه جی تپوس کومه چی رمضان پیکج څه شو، چرته لاړو؟ دس هزار فی کس دا سیاسی رشوت وؤ جی،

زما په حلقه کښې په ټولو حلقو کښې دس هزار چې کوم هغه وؤ چې چا الیکشن بیللے دے ، هغوی لیسټونه جوړ کړی دی او هغه مستحقین هم نه دی، هغوی ته جی ملاویږی، په دې ایوان کښې دې د حلف سره اووائی چې مونږه د آئین مطابق حلف اغستے دے او دغه دس هزارروپئی چې کوم پیکج دے ، تر نن تاریخ پورې جی نه تقسیم شوے دے ، چاته هم جی نه دے ملاؤ شوے او څلور پنځو ته به تقسیم وی۔ دلته کښې چې ایوان اوګورې، نه دے هغه شوے ، بیا دې هغه لسټ راوړی۔ بل جی زه آئینی خبره کوم، د آئین مطابق جی خبره کومه، دغه خیر دے دا خو جی هغه یو هغه والا وؤ، بیا جی تاسو راشئ مونږه جی هغه بجټ تقریر باندې ځو، په بجټ تقریر کښې جی 126 آرټیکل ته، 126 حواله ورکوی جی، یو پوائنټ کومه، یو پوائنټ، This is the one point، one point جی آئین کښې تاسو وایئی آئین 125 جی حواله ورکوی، دلته کښې چې هغې کښې یکم مارچ 2024 نه 29 مارچ نه 2024تک ایک ماہ کے اخراجات کی منظوری لی گئی ہے، آئین آرټیکل 125 بیا، صوبائی کابینه نےاپریل 2024 او دا آئین آرټیکل 126 جی Clear cut دے چې'نګران سیټ اپ' Four monthsنه زیات دوئ نه شی ورکولے ، دا د آرټیکل 126 دغه (خلاف ورزی) ده، هغې نه پس دا Sign شوے دے۔ بل جی د آئین آرټیکل تاسو 125حواله چې ورکوئ، اوس خبره جی دا ده، Expenditure اول اوشی Provincial consolidated fundدے ، بیا مونږه چې جی بې ادبی معاف، ډیر په ادب سره جی وایمه Expenditure اول اوشی او هغې نه پس بیا اسمبلی ته فلور ته راشی، د اسمبلئ نه به مونږه Approval اخلو، Provincial Consolidated Fundباندې Expenditure تر هغې پورې نه شی کیدې ځو پورې دې ایوان نه د دې منظوری نه وی اغستلې شوې، بیاه جی په هغې کښې دوه Short terms د Expenditure دی، یو Voted expenditure دی او بل هغه دی، دا ده Sorry احمد بهائی، ایک Voted expenditure ہے اور دوسرا Charged expenditure، دوه Types دی، بیا جی زمونږه مشران وائی چې مونږه به Charge expenditure ختم کړو جی، Charge expenditure is related to salaries, benefits every day working of Governor, Judges, Speakers Now, how it can be said by some، چې کوم دا آئینی عهدو باندې دی،

peopleچې مونږه به د ګورنر دا ختم کړو، مونږه به دا ختم کړو جی؟ د هغه تقريرونو ټائم ختم شوے دے ، مونږه به جی عملی اقدام ته راځو او عملی اقدام به کوؤ او دغه هاوس به مونږه په شريکه باندې چلوؤ، دا په نعرو باندې نه چليږی، دا په تصوير اچتولو باندې نه چليږی، دغه به جی مونږه چلوؤ، د دې صوبې عزت، حيا ،د دې ايوان تقدس، دا په مونږ باندې مقدس دے-----

جناب سپیکر: شکريه عدنان خان ،شکريه، تهينک يو۔

جناب عدنان خان: مونږه به ئے کوؤ، ستاسو جی زه يو ځل بياه شکريه ادا کومه، خبرې ډيرې دی خو تاسو جی ټائم نه راکوئ، زه به جی تاسو ته په آئينی او په قانونی پوائنټونو باندې به جی خبره کومه، نورې خبرې به نه کومه۔ ستاسو جی ډيره مننه، مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ جہان یوسف صاحب، آپ بات کریں گے آج جناب؟ کل کرتے ہیں۔ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، اپوزیشن میں سے کون بات کرنا چاہتا ہے؟ یہ خود مجھے بتادیں تو، نہیں نہیں، پہلے آپ بولیں ناں تاکہ پھر، جناب آپ سب نے ہاتھ کھڑے کر دیئے، خیر ہے چلیں، جی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: جناب وزیر خزانہ صاحب، میرا خیال ہے، آپ آخر میں Commentکریں، سب کی باتیں سن کر تو زیادہ بہتر ہو گا۔ جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی(جنگلات، ماحولیات و جنگلی حیات): ایک منٹ، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔زه خبرې نور کول نه غواړم خو زما دې خپل قابل قدر ورور يو خبره اوکړه، عزت ناک چې دوئ دې حلف واخلی چې يره دوئ په دس هزار رپو کښې څه انيس بيس کړی دی که نه؟ دا الفاظ به احترام والا استعمال کړم ځکه چې اسمبلی ده، زه درته حلفاً وايم او الله درته ګواه کوم چې مونږه زره هم نه ده کړی خو تاسو ما ته دا اووايئی چې تاسو Forty seven (Form 47)کښې څه کړی دی که نه دی؟ دا دې ما ته (تالیاں) زه چيلنج ورکوم ما ته دې دا خبره صرف اوکړی چې تاسو په Forty seven (Form 47) کښې ناجائزه ظلم کړے دے که نه

دے کړے ؟ او زه درته حلفاً وایم چې مونږ نهه نیم کال حکومت تر ننه پورې ماله قرآن په لاس کښې راکړئ، مونږه د قوم پیسې نه دی خوړلې۔ ډیره مننه، شکریه، د نهه نیم کالو نه واخله تر ننه پورې دا زه چیلنج کومه، چیلنج کوم، زه نن صفائی نه کومه سپیکر صاحب، چې څوک وائی دلته دې قرآن راوړی او زه اودس کوم او دوئ دې هم اودس اوکړی، لاس به پرې ایږدو۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> حکومتی بینچ، اگر آپ نے بجٹ پہ بات کرنی ہے، دیکھیں انہوں نے باتیں کی ہیں، آپ بھی بات کریں، سکون سے کریں، تحمل سے کریں، جتنا ٹائم آپ کو چاہیئے اتنا ٹائم لے کر بات کریں، سوال جواب جو ہے ناں، وہ باہر ذرا ہم وہ بنائے ہوئے ہیں جگہ، ادھر کرلیں گے۔ جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، ہم ایک ایسے بجٹ پہ آج بات کر رہے ہیں جس میں ہمارا بہت کم شیئر بنتا ہے، یہ ان دو تین مہینوں کا اور اصول یہ ہے کہ سال کے شروع میں بجٹ پیش کئے جاتے ہیں اور ہم سال کے گیارہویں مہینے میں ایک اس غیر قانونی حکومت سے بجٹ کے اوپر بات کر رہے ہیں جن کے اقتدار میں رہنے کے صرف تین چار مہینے دستیاب ہیں (تالیاں) Ninety days نوے دن کی حکومت اور بار بار انتخابات کی Date دے کر تبدیل کی جاتی ہے، ہم عدالتوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں، عدالتوں سے ہمیں انصاف نہیں مل رہا تھا اور یہ وہی حکومت تھی جس کا آج آپ ہم سے بجٹ منظور کروا رہے ہیں، جس پہ ان لوگوں کو دیواروں کے ساتھ لگایا ہوا تھا، جس پہ ان کو جیلوں میں پابند سلاسل کیا تھا، جس نے ہماری ماؤں بہنوں کو ہتھکڑیاں پہنائی تھیں، جنہوں نے تشدد کے پہاڑ گرادیئے تھے تحریک انصاف کو ختم کرنے کے لئے، یہ اسی فیڈرل گورنمنٹ کا تسلسل تھا، یہاں پہ جنہوں نے عمران خان کو آج سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے پابند سلاسل کر دیا ہے، کیا ان کا بجٹ اب ہم سے پاس کروا رہے ہیں؟ میں اس کو بالکل Illegal سمجھتا ہوں، غیر قانونی سمجھتا ہوں لیکن مجبوری ہم پہ یہ ہے اور ہم نے پارلیمانی پارٹی میں یہ سب لوگوں نے یہ یک زبان کہا تھا کہ ہم ان کا بجٹ پاس نہیں کریں گے کہ ان کا بجٹ تو ہمارے خلاف استعمال ہوا۔ سپیکر صاحب، ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ یہ ڈیولپمنٹ کا بجٹ استعمال کرتے ہیں، کس قانون کے تحت Caretaker setup کو یہ اجازت ہے، وہ قانون بتادیں ہمیں جس میں یہ سکیمیں دے سکتے ہیں۔ میں اس دن گیلری کے اندر بات کر رہا تھا، لابی میں کوئی سیکرٹری صاحب بیٹھے تھے، میں نہیں جانتا، May be وہ فنانس سے ہونگے، تو انہوں نے کہا Ongoing سکیموں پہ انہوں

نے، میں نے کہا ہمارے علاقوں میں بھی تو Ongoing سکیمیں ہیں، ہم نے تو کسی ایک سکیم کے اوپر پیسے نہیں دیکھے ہیں، تو یہ اب ایک آئینی مجبوری ہمیں ضرور آڑے آ گئی ہے کہ ہمیں اس بجٹ کو پاس کرنا ہوگا، لیکن With reservations ہم ان کے کیسز پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھی بھیجیں گے، نیب کو بھی بھیجیں گے، اس کی تحقیقات کریں گے کہ انہوں نے یہ پیسے کدھر لگائے؟ (تالیاں) یہ پیسے ہمیں مارنے کے لئے لگائے تھے، یہ پیسے تشدد کے لئے لگائے گئے تھے، کونسا Law & Order انہوں نے بہتر کیا تھا؟ Law & Order کے نام پہ وحشیانہ سلوک کئے گئے ہمارے ورکروں کے ساتھ، ستر اسی (70/ 80) سال سے ہمارے لوگ اس صوبے کے سابق ایم پی ایز انہوں نے دو دو، تین تین مہینے جیل گزاری اور آج وہ کس منہ سے ہم سے اپنا بجٹ پاس کروا رہے ہیں، صرف وہ جانتے ہیں کہ ہمارے اوپر یہ Legal obligation ہے، We will have to pass this budget but will pass with certain reservations اور ہم اس کو چھوڑیں گے نہیں، کسی فورم کے اوپر بھی، میرے آنریبل لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی بی آر ٹی کی، اور بعض چیزوں کی، جو پی ٹی آئی کے پچھلے ادوار سے، گو کہ وہ بجٹ سے تھوڑا ہٹ جاتا ہے لیکن جناب والا، صحت انصاف کارڈ پی ٹی آئی نے دیا تھا، یہ عمران خان صاحب کا Vision تھا، جناب والا! کوہاٹ (سوات) موٹر وے پی ٹی آئی نے بنایا تھا جناب لیڈر آف اپوزیشن، جہاں سے آپ روز ٹریول کر کے جاتے ہیں، یہ ہماری حکومت کا کارنامہ تھا ورنہ آپ درگئی کی بھول بھلیوں میں کھو جایا کرتے تھے، وہاں اتنے زیادہ پہاڑ تھے (تالیاں) بی آر ٹی ہم نے بنایا، اور تحقیقات کی جا سکتی ہیں، اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ادارے موجود ہیں، نیب موجود ہے، باقی ادارے موجود ہیں لیکن آپ پشاور کے عوام سے پوچھیں، ان کو اس بی آر ٹی سے کتنی زیادہ سہولت میسر ہے، غریب لوگوں کو بہت بڑی سہولت جو ہے پشاور کے عوام کو تحریک انصاف نے دے تھی۔ مساجد کی Solarization ہم نے کی، پہلے کسی نے سوچا تھا اس بارے میں، خطیبوں کے وظائف ہم نے مقرر کئے، ہماری حکومتوں نے، یہ پہلے کسی نے سوچا تھا، شلٹر ہومز ہم نے بنائے، لنگر خانے ہم نے بنائے اور یہ درخت لگائے، پورے صوبے کے Barren علاقوں میں بلین سونامی ٹریز کے نام سے، جتنی حکومتیں تحریک انصاف کے علاوہ اس صوبے میں گزری ہیں، وہ آئیں ہم ان کو چیلنج کرتے ہیں، ہمارے سامنے کھڑے ہو کر وہ اپنی حکومتوں کی کارکردگی دکھائیں، ہم اپنی حکومتوں کی کارکردگی دکھا دیں گے، تو یہ بجٹ اس میں دو

تین مہینے کا ہمارا ہے، باقی ان کا ہے، ان کا With reservations ہم پاس کریں گے تاکہ کٹ موشنز دی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: اس پہ ہم بات کریں گے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر، آپ نے ٹائم دیا اور میں نے اپنا مافی الضمیر بیان کر سکا، تھینک یو۔

جناب سپیکر: لائق محمد خان، یہ پہلے نمبر اس نے مانگا تھا مگر چونکہ سپیکر صاحب ہمارے بڑے ہیں۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ مشتاق غنی صاحب نے فرمایا کہ نوے (90) دن کے لئے لوگ آئے جنہوں نے Caretaker کا نام لے کر پھر وہ آٹھ نو (8/9) مہینے لگا گئے، ظلم تو یہ ہوا، ستم تو یہ ہوا ہے، اس صوبے کے ساتھ سب سے بڑا ظلم اور ستم یہ ہوا کہ گیارہ ارب روپے کی کرپشن کر گئے، جو ثبوت میرے پاس یہ موجود ہے، یہ موجود ہے میرے پاس، گیارہ ارب روپے کی کرپشن کر گئے کون؟ Caretaker والے، ہوتا اس طرح ہے، جب بھی Caretaker حکومت بنتی ہے تو جناب سپیکر، غیر سیاسی لوگوں کو نگران وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ بنایا جاتا ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ پی ٹی آئی کو چھوڑ کر ہر پارٹی کے چھ چھ، آٹھ آٹھ منسٹرز بنائے گئے جو کہ ریکارڈ پہ موجود ہے جنہوں نے اپنے آقا، اپنے بڑوں کی پارٹی کے، بڑوں کے حکم پہ کرپشن کروائی، کرپشن بھی اس طرح ہوئی جناب سپیکر، کرپشن اس طرح ہوئی کہ دس بجے Punching ہوتی ہے، دس بجے دو ارب روپے کی Punching ہوتی ہے اور گیارہ بجے وہ پیسے ضلع میں تقسیم ہو جاتے ہیں، اس کو کرپشن کہتے ہیں۔ آیا یہ ان کا مینڈیٹ تھا، کب قانون کا یہ مینڈیٹ نہیں تھا؟ اس کے علاوہ دوسری گزارش پینتالیس سو، چار ہزار پانچ سو (4500) لوگ اس غیر آئینی وزراء نے غیر آئینی وزراء نے پینتالیس سو لوگ بھرتی کئے ہیں، پینتالیس سو لوگ چار ہزار پانچ سو (4500) لوگ اندازہ لگالیں اور چار ہزار پانچ (4500) لوگ میں سے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تین ہزار (3000) لوگوں سے پیسے لئے ہیں، تین ہزار لوگوں سے پیسے، جو کہ میرے پاس ثبوت موجود ہے، اگر میں ثبوت نہ پیش کر سکا تو جو چور کی سزا وہ میری ہو گی، اگر میں نے پیش کیا، میری آپ سے گزارش ہے کہ گیارہ ارب روپیہ جو اس پسماندہ ضلع کا ہڑپ کیا گیا ہے، میرے پاس ثبوت موجود ہے، اس بجٹ پاس ہونے سے پہلے پہلے میرا خیال ہے تمام یہ ایوان میرے ساتھ اس بات کی گواہی دے گا کہ لائق خان یہ بات ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میرے محترم، یہ ظالم بجٹ، یہ غیر آئینی بجٹ، یہ غلط بجٹ، یہ بوگس بجٹ ہم پہ نہ پاس

کرائیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ گیارہ ارب روپے، (تالیاں) گیارہ ارب روپے وہ کھا گئے، گیارہ ارب روپے وہ کھا گئے، جو آج جس کے پاس میری طرح گدھا بھی نہیں تھا، آج وہ مرسیڈیز لے کر پھر رہا ہے، تو وہ گیارہ ارب روپے جو ہے، اگر یہ بجٹ آپ پاس ہی کراتے ہیں تو مہربانی کر کے اس کو، آسان بات ہے کہ جی اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، نہیں، اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائیں، سات دن کا نوٹس دیں، سات دن کا، میں ساتھ بیٹھ کر سات دن میں آپ کو ثابت کر کے دونگا کہ یہ گیارہ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، گیارہ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، اس کے بعد اگر آپ پاس کرانا چاہیں تو یہ پاس کرائیں لیکن سپیشل کمیٹی بنائیں، اگر آپ دوسری کمیٹی کو بھیجیں گے تو یہ کام نہیں چلے گا۔ جناب سپیکر، جو ظلم، جو ظلم ہمارے اس صوبے کے ساتھ ان نو مہینے میں ہوا ہے، اس کی مثال یہ چھہتر (76) سال میں نہیں مل سکتی، اگر یہ ثابت نہ ہوا تو میں سزا کے لئے، ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ میری آپ سے پرزور گزارش ہے کہ سب کے چہرے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ رولنگ دیں، سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس کو پینڈنگ کریں اجلاس کو، اور سات دن کے اندر اندر میں ثابت کر کے لاؤنگا کہ کس کس نے اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھوئے ہیں؟ (تالیاں) بلکہ ہاتھ نہیں دھوئے ہیں وہ نہائے ہیں۔ یہ ظلم اور دوسری آخری گزارش، گیارہ پرسنٹ، گیارہ پرسنٹ یا سولہ سرکاری لوگوں نے، یہ ثبوت بھی میرے پاس موجود ہے، گیارہ پرسنٹ سے سولہ پرسنٹ تک سرکاری لوگوں نے پیسے لے کر ریلیز کئے، فنڈز ریلیز کئے جناب سپیکر، ڈیڑھ ارب روپے کی کرپشن کا کیس، ڈیڑھ ارب روپے کرپشن کا کیس آج بھی کمیٹی کے پاس پڑا ہوا ہے۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ لائق خان، بہت شکریہ آپ کا۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> مہربانی کر کے وہ ڈیڑھ ارب روپیہ ہیلتھ والی کمیٹی جو ہے اس میں پڑا ہوا ہے، مہربانی کر کے اس کو بھی اجاگر کریں کہ ڈیڑھ ارب روپیہ ہمارا اس صوبے کا کیوں کھایا گیا ہے؟ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا بالکل، ابھی جب یہ کمیٹیاں ہم بنالیں گے اس ہاؤس کی اجازت کے ساتھ تو پھر ان شاء اللہ یہ ایشوز جو ہیں ناں، ہم ان کو ریفر کریں گے، سپیشل کمیٹیاں بھی بنائیں گے۔ جناب طفیل انجم صاحب۔

<u>جناب طفیل انجم:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ وختی زمونږه لیډر آف اپوزیشن دوه خبرې اوکړې۔ خبرې ئے خو ډیرې اوکړې خو ما پکښې دوه نوټ کړې، نور به Concerned Ministers جواب ورکوی د هغې۔ یوه خبره ئے دا اوکړه د قبضه مافیا، نو زما تاسو ته دا خواست دے چې کوم زمونږه د سی ایم صاحب او زمونږه معزز اراکین پسې دا خبره اوکړه چې دا قبضه مافیا دی،

نوداغیر پارلیمانی الفاظ دی او دا دې فوراًواپس کړې شی او ده په دې خبره اوکړه چې سی ایم صاحب په خپل سپیچ کښې وائی چې ما هم بهته ورکړې ده، نو May be چې د 2013 نه چې کوم مخکښې حکومتونه وو، په هغې کښې دا قسم له خبرې وې چې بهته خوری به وه، Target killingبه وو او بم دهماکې به وې، کیدې شی هغه ټائم کښې ئے ورکړې وی یا زمونږه ډیرو معززو خلقو، ډیر معززین به چې کوم دې نو هغوی دغه څیزونو کښې به Involveووا و هغوی به Sufferکیدل او دریمه خبره ده اوکړه چې کرپشن، په صحت یعنی په هیلتھ ډیپارټمنټ کښې چې کوم بې ضابطګئی شوې دی، نو یو خو هسې الزام وی او زمونږه منشور دے دپارټئی هم چې کم از کم په کرپشن باندې بالکل No compromise، نو زما دا خواست دې چې که دلیډرآف دی اپوزیشن یا دغه نورو ممبرانو سره که داسې څه Evidence وی نو راؤدې وړی او ان شاءاللہ و تعالیٰ زه او زمونږه چې څومره هم ټیم دے، کیبنټ دے، منسټرز دی نو هغوی به پرې ایکشن اخلی ان شاءاللہ وتعالیٰ۔ او زه به اوس په بجټ باندې یو دوه خبرې اوکړم۔ تاسو اوګورئ په آرټیکل 224باندې، په دې کښې دا لیکلی دی۔

“A general election to the National Assembly or a Provincial Assembly shall be held within a period of sixty days immediately”

تاسو ما ته دا اووایئی چې کله یو’نګران سیټ اپ‘ راغلے وو نو دې ټولې صوبې ته او دې ټول پاکستان ته پته ده چې د هغې منسټرز څوک وو، هغه منسټرز د مختلفو پارټو وو او د هغه مختلفو پارټوچې کوم لیډرشپ وو، هغوی به Claimکولو چې د اے این پی دومره منسټرز دی او د پی پی پی دومره منسټرز دی او د فلانکی دومره منسټرز دی، نو دا څومره د شرم او د افسوس خبره ده چې د پی ډی ایم نګران حکومت راغلے وو او ورسره دا بجټ چې کوم دے نو څلور میاشتې یو او څلور میاشتو نه پس چې کوم Illegal timeووویا Ninety daysنه بعد، نو مونږه ولې د دوئ دا Illegal budget او غیر قانونی بجټ ولې مونږه پاس کړو؟ او که چرېIn case مونږه دا بجټ پاس کوؤ نو زما به دا خواست وی چې د دې د پاره دې یو سپیشل کمیټی جوړه شی د اسمبلئی، په هاؤس کښې، په دې معزز هاؤس کښې دې یوسپیشل کمیټی د دې د پاره جوړه شی او دویم دګورنمنټ په سطح باندې د دې د پاره دې یو کمیشن جوړ شی،

Evenداچې کومExpendituresدی غیر آئینی، د ځلورو میاشتو بیا د ځلورو میاشتو او یو میاشتې، دوئ سره د ټرانسفر پوسټنګ اختیارشته آیا؟ دا چې زمونږه دې معزز رکن دا خبره اوکړه چې په زرګونو اپوائنټمنټس شوی دی نو آیا دغه نګران د دغه د پی ډی ایم چې کوم حکومت وو نود دوئ سره دا اختیار شته چې په زرګونونوکرئ هغوی چې کوم دے نو په دې صوبه کښې ورکړی یا خرڅې کړی یا ورکړی؟ او آیا دوئ سره دا اختیار شته چې په دغه تیر، Previous کښې دوئ څومره هم Expendituresکړی دی، یعنی زه به تاسو ته دا اووایم، په دې بجټ کښې ئے لیکلی دی چې دا Total expenditureشوے دے تیره سو ساټھ (1360)ارب روپئی او د ځلورومیاشتو او بیا د ځلورو میاشتو چې راغونډ کړې،یعنی نګران حکومت کښې چې څومره Utilization او څومره Expenditureشوے دے نو هغه چې Minusکړې نو ګیاره سو اټھاون (1158) ارب روپئی چې کوم دی نو هغه دوئExpenditureکړے دے، نو زما دا خواست دے چې نیب ته دې هم، دغه دا دوئ چې کوم Illegal چې آئین پاکستان کښې یو شق کښې دا نشته دے چې یره دا به د Ninety days یا د Four monthsنه به سیوا نګران حکومت نه وی، نو آیا دغه حکومت چې د هغه وجود ټولIllegalدے نو دوئ څنګه دا دومرهExpendituresکول؟ د دې د پاره دې یو هائی لیول کمیټی کمیټی جوړه شی، په دې اسمبلی فلور، هاؤس کښې دې د دې ممبرانو صاحبانو یو سپیشل کمیټی جوړه شی،نیب ته دې هم لاړ شی Plusګورنمنټ ته زما دا خواست دے چې-------

جناب سپیکر: طفیل انجم صاحبSum upکریں جی۔

جناب طفیل انجم: زما خواست دے چې په دې باندې دغه اوکړی۔ ستاسو جناب سپیکر، ډیره ډیره مننه۔ السلام علیکم۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اچھااس طرح ہے کہ Rule136کی کلاز 2یہ کہتی ہے کہ بجٹ کے اوپر کوئی کمیٹی نہیں بن سکتی، نہ اس کوReferکیا جا سکتا ہے، تواس کو بعد میں دیکھیں گے، جب کوئی بات ہو گی تو اس پہ دیکھیں گے۔ جناب عبدالکریم خان اور پھر ڈاکٹر امجد صاحب صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو بڑے احترام کے ساتھ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے، عدنان بھائی نے کچھ باتیں اس طرح کیں کہ جو اس کی وضاحت کرنا ہو گی لیکن آخر میں سر، جس طرح ہمارے فیڈرل سے ٹرانسفر Ninety two percent ہے، اگر ٹوبیکو لے لیں تو ہمیں ہمارا حق نہیں ملتا، Hydro power پہ آجائیں تو ہمیں ہمارا حق نہیں ملتا، Oil & Gas پہ آجائیں تو ہمارا حق نہیں ملتا، ابھی Recently خیبر پختونخوا نے جو پہلا ایگریمنٹ Wheeling کا کیا تھا گدون میں One point five (1.5) rupees per unit کا، ابھی دوبارہ دو سو اڑتالیس (248) میگاواٹ ہمارے پاس ہے، ہم اپنی انڈسٹری کو دینا چاہ رہے ہیں۔ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں پچیس روپے چارجز کا کہا ہے کہ Wheeling آپ پچیس روپے دے کر کریں، Out of Court Settlement کیلئے انہی گورنمنٹ نے، خیبر پختونخوا نے پورا اپنا حصہ جو ہے ناں وہ گنوادیا لیکن پھر بھی یہ نہ ہوا۔ جہاں تک فیڈرل گورنمنٹ کی بات ہے، Law and Order کی بات ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ جب عمران ساڑھے تین سال پرائم منسٹر تھا، اگر (1947) 47ء سے لے کر آج تک پی ڈی ایم کی مختلف پارٹیاں یہاں پہ مسلط تھیں، ساڑھے تین سال میں ہم سے پچہتر سال کی رپورٹ مانگ رہے ہیں، ہمارے وقت میں Law and Order بہتر ہوا، (تالیاں) بارڈر پہ Fencing ہوئی، غلام خان گیٹ وے کھلا، انگور اڈہ گیٹ وے کھلا، خرلاچی گیٹ وے کھلا، خیبر کھلا، یہاں تک کہ North میں لوگ جا نہیں سکتے ہیں لیکن وہاں پہ ان کے محسن، جنہوں نے فارم سینتالیس ایجاد کیا ہے، Export Processing Zone سینکشن کرا کے اس کو پراسیس کرا کے انڈسٹریاں چل رہی ہیں وہاں پہ، (تالیاں) اس کے ساتھ ساتھ Law and Order کی پوزیشن یہ ہے کہ جب ہماری حکومت آئی تو میرے اپوزیشن لیڈر کے بھائی نے پشاور میں گھر خریدا، اس سے پہلے ان کا گھر اسلام آباد میں تھا، کیوں؟ امن آیا، امن کیلئے یہاں رہائش اختیار کی، اس سے پہلے اسلام آباد میں رہائش تھی، میں صرف مثالیں دوں گا۔ صحت کارڈ First time introduce ہوا، سسٹم کی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن Transparency ہم نے Ensure کی تھی، تجربے کے بعد اس مرتبہ اس کو مزید Screening اور Checks لارہے ہیں لیکن دوسری طرف جب ہم نے بینظیر انکم سپورٹ کے ڈیٹا کو Verify کیا تو ساڑھے نو لاکھ بوگس لوگ نکلے ہیں، ساڑھے نو لاکھ، ریکارڈ پہ ہے، میڈیا والے بھائی میرے بیٹھے ہیں، ساڑھے نو لاکھ اس میں بوگس نکلے۔ سر، ایم ٹی آئی کی بات کرتے ہیں، برکی صاحب کو چھوڑیں،

ان کی بڑی خدمات ہیں لیکن جو ایم ٹی آئی میں آپ کے محسنوں نے، آپ کے گورنر صاحب نے، آپ کے Caretaker، Caretaker تو میں نہیں کہونگا، 'ٹھیکہ ٹیکر' کہونگا، 'ٹھیکہ ٹیکر' ، حکومت نے ان کے بورڈ میں Reshuffling کی، اپنے بندے ڈالے ہیں، سسٹم Collapse ہوگا، ان شاءاللہ اس کا گورنمنٹ نے نوٹس لیا ہے، اس کے ساتھ آپ کے سامنے گورنمنٹ، چیف منسٹر ڈیمانڈ کر رہے ہیں، سمری بھیجی ہے کہ مجھے IG اور چیف سیکرٹری دے دیں، ابھی تک، یہ فیڈرل گورنمنٹ کا کمال ہے، سی سی آئی میں صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ہوا تھا، Decide یہ ہوا تھا کہ چھبیس، بھائی، ہماری حکومت جب جا رہی تھی تو سولہ روپے Per unit بجلی کی Cost تھی، ڈھائی سال میں کدھر چلی گئی، کیا یہ IPPs ہم نے لگائے تھے؟ کیا پاکستانی لوگوں کو بینک سے قرضے دے کے IPPs ہم نے لگائے؟ یہ Kick backs ہم نے کئے، اس کے ساتھ ساتھ اے جی این قاضی فارمولا اگر وہ لگالیں، اگر وہ آجائے، ہمارے کافی مسائل اس سے حل ہو سکتے ہیں۔ سر، جہاں تک گورنر ہاؤس کی Taking کی بات ہو رہی ہے، اس کا تناظر سر یہ ہے کہ 'کے پی ہاؤس' اسلام آباد میں سندھ سے ہمارے ایم پی ایز آئے ہیں، وہ ہمارے کنونشن میں کھڑے ہوئے کہ کل ہم سندھ ہاؤس گئے، شرم کی بات ہے، الیکٹڈ لوگوں کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے، انہوں نے کہا ہے کس پارٹی سے تعلق ہے، کہتے ہیں پی ٹی آئی، کہتے ہیں جی آپ کے لئے یہاں رہائش کا کوئی بندوبست نہیں ہے، تو سی ایم نے کہا کہ اگر میرے سندھ کے ایم پی ایز نہیں رہیں گے، یہ بات انہوں نے اس تناظر میں کی، اس کا غلط وہ نہیں لینا چاہیئے۔ ہاں ارباب صاحب نے کچھ Suggestions دیں، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، اس میں یہ بھی ہوا ہے، اپوزیشن لیڈر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی اے این پی کے دور میں Throw forward ساڑھے تین سال تھا، اس وقت سولہ سال ہے، میں کہتا ہوں اگر صحت کارڈ کا وجود خراب تھا تو آپ کو فارم سینتالیس کا سہارا کیوں لینا پڑا؟ (تالیاں) اگر اے این پی Deliver کرتی اور ایس ایم ایس اور ایزی لوڈ نہ ہوتا تو آج ان کا ممبر فارم سینتالیس پہ اس اسمبلی میں نہ بیٹھتا اور ان کا سینیٹر بلوچستان سے نہیں ہوتا۔ عدنان خان نے جو باتیں کی ہیں تو میں ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ کچھ کچھ بجٹ پڑھا ہے لیکن یہ ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی پارٹی نے یہ پیسہ لگایا ہے، بادشاہ سلامت گورنر صاحب، آپ کی پارٹی کا، چیف منسٹر پی ڈی ایم کے تھے، یہ تو آپ کے خرچے پہ ہم بحث یہاں کرتے ہیں، ہمارے ایم پی ایز انکار کرتے ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں حکومت چلانی ہے، سسٹم چلانا ہے، بجٹ پاس کرنا ہے، پبلک اکاؤنٹس کو آپ ٹائم دیں سر، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو آپ

دیں کہ آپ نے کمیٹی کے اجلاس بلانے ہیں اور اتنے دنوں میں وہ چیز نکالنی ہے کہ آپ Time line کے وقت یہ فنانس سے Fifteen percent سے کس طرح ریلیز ہوتا تھا، ان ٹھیکیداروں کو آپ شکایت کا موقع دیں، ان کے لئے Complaint cell کا وہ کریں تاکہ وہ آئیں اور کہیں کہ جی میں نے Fifteen percent دیئے، اسکے بعد مجھے میرے پیسے ملے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ، سر۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> ان کو ساڑھے چار ہزار نوکریاں جو کہ Taker-Taker حکومت نے کیں توان کو اس کا جواب دینا ہے کہ آیا آپ کو اس لئے، تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بجٹ پہ بات ہو رہی ہے سپیکر صاحب، جس طرح ہمارے گورنمنٹ بنچز سے سارے لوگ جو گناہ ہم نے نہیں کئے، جو پی ڈی ایم کی شکل میں ایک نگران حکومت تھی، ان کے اخراجات ہیں، ان کا بجٹ ہے، اس کو ہم بادل نخواستہ اس صوبے کے عوام کی خاطر اس صوبے کے لوگوں کی خاطر اس کو پاس کرائیں گے لیکن میں جو نو مہینے نگران گورنمنٹ جو کہ اصل میں پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی اور Online programs میں ان کے لیڈر کہتے تھے کہ صوبہ میں پیپلز پارٹی کو ایک فارمولے کے تحت اتنی منسٹریاں ملی ہیں، جے یو آئی کو اتنی ملی ہیں اور پی ایم ایل کو اتنی ملی ہیں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، جو نو مہینے انہوں نے نگران کی شکل میں پی ڈی ایم نے اس صوبے کے ساتھ جو حشر کیا، وہ سب کو معلوم ہے اور یہ جتنے بھی اخراجات ہوئے ہیں اور جتنے بھی اس بجٹ کو ہم پاس کریں گے، یہ غلاظت ہماری نہیں ہے، ان کی غلاظت ہے، اس کو ہم صاف کریں گے لیکن اس صوبے کے عوام کی خاطر۔ جناب سپیکر صاحب، اس بجٹ میں جو یہ تین چار مہینے جو ہماری حکومت آئی ہے، اس پہ میں بات کرونگا، جس طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر نے بہت مطلب بڑھا چڑھا کر بات کی، انہوں نے کچھ چیزوں پہ بات کی جس میں صحت انصاف کارڈ پہ انہوں نے بات کی، سب کو پتہ ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کو جو یہ تیسری دفعہ حکومت ملی ہے، اس میں صحت انصاف کارڈ کا بہت بڑا Role ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسی سے پہلے دس سال پہلے بھی یہاں پہ ان کی پارٹیوں کی حکومتیں تھیں، تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ صحت کی مد میں انہوں نے اس صوبے کے غریب عوام کے لئے کیا کیا تھا؟ یہ بھی کوئی ایک

پراجیکٹ بتادیں جو غریب عوام کے لئے انہوں نے کیا تھا،اس بجٹ میں جو چھبیس ارب روپے رکھے گئے ہیں، فی خاندان دس لاکھ روپے، اس کو ہم Appreciate کرتے ہیں اور میں Suggestion دیتا ہوں کہ پچھتر لاکھ خاندانوں کو جو یہ پیسے مل رہے ہیں،اس کو بڑھاکر بیس لاکھ کر دیا جائے تاکہ لوگوں کو اور بھی سہولت صحت کی مد میں ملے، تو یہ صوبائی حکومت کا اور یہ جو تین مہینے کا جو بجٹ میں اس کے لئے چھبیس بلین روپے رکھے گئے ہیں، یہ ایک احسن اقدام ہے۔ اس کے علاوہ جو رمضان پیکج کی بات ہوئی تو سب کو پتہ ہے کہ یہ BISPاور جو احساس پروگرام کا ڈیٹا ہے،اس پہ جو ہے اس کا جو اپنا Criteria ہے، اس پہ یہ پیسے لوگوں کو دس ہزار روپے ملے ہیں لیکن یہاں پہ پیپلز پارٹی کی بھی حکومت ہے، سندھ میں انہوں نے بھی پیسے دیئے ہیں، رمضان پیکج کی شکل میں ریلیف دیا ہے اور انہوں نے پانچ ہزار روپے دیئے ہیں، پنجاب گورنمنٹ نے صرف تین ہزار پانچ سو روپیہ دیا ہے جو اس صوبے کے پینسٹھ فیصد حصے پہ قابض ہے،اس کا مطلب یہ ہے سارے پاکستان ہی پہ قابض ہے، تو انہوں نے صرف اپنے غریب لوگوں کے لئے تین ہزار پانچ سو روپے رکھے گئے ہیں، تو اس پہ کیا قباحت ہے کہ غریب لوگوں کو جب صوبائی حکومت، KP میں پی ٹی آئی کی حکومت ریلیف دیتی ہے تو ان لوگوں کو پھر تکلیف ہوتی ہے، تو تکلیف کیوں ہے؟ صحت انصاف کارڈ پہ جو غریب لوگوں کو دس لاکھ روپے ملتے ہیں ہر سال، تکلیف اس لئے ہے کہ ان کو دس ہزار روپے رمضان پیکج کی شکل میں عید پیکج کی شکل میں ملتے ہیں، اس لئے تکلیف ہے، ان کو تکلیف پی ٹی آئی حکومت سے نہیں ہے، ان کو تکلیف غریب لوگوں کو سہولت ملنے پہ ہے اور اس لئے انہوں نے اپنا چہرہ دیکھ لیا 2024 کے الیکشن میں بھی اور اس سے پہلے بھی اور یہاں بھی وہ جو لوگ آئین کی باتیں کرتے ہیں کہ یہ غیر آئینی ہے اور فلاں ہے ڈھینگا ہے، تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ Regime change کی بات خان صاحب کی حکومت گرانے کی بات جو غیر آئینی طور پہ ان کی حکومت کو گرایا گیا تھا، اس کے بعد اس ملک میں کونسا آئین کے مطابق کام ہوا ہے، کوئی ہوا ہے کوئی بتا سکتا ہے؟ اور یہ جو یہاں پہ بیٹھے ہوئے فارم سینتالیس والے، ان کا، یہ اپنے دل میں جھانک کر دیکھ لیں کہ ہم عوام کے ووٹوں سے آئے ہیں یا نوٹوں سے آئے ہیں؟ سب کو پتہ ہے کہ ہم نے کتنے کتنے نوٹ دیئے ہیں؟ (تالیاں) ہر ایک کو پتہ ہے کہ کتنے نوٹوں سے جو ہے ناں میں اس اسمبلی میں پہنچا ہوں اور یہ اپنے حجروں میں لوگوں کو بتاتے ہیں کہ میں نے اتنے اتنے نوٹ دیئے ہیں، یہ عوام کے منتخب لوگ نہیں ہیں۔ دوسری بات، اس بجٹ میں احساس پیکج کے لئے ایک اعشاریہ پانچ (1.5) بلین رکھے گئے ہیں، بالکل میں اس کے ساتھ Agree ہوں

کیونکہ یہ چونکہ خواتین غریبوں معذوروں اور کمزور طبقوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں تو اچھی بات ہے کیونکہ یہ بھی غریب لوگوں کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ بی آر ٹی پر بات ہو گئی، تو بہت مطلب ہے کہ دل بڑا کر کے جھوٹ بولتے ہیں یہ لوگ کہ بی آر ٹی، یہ تو جا کر ان لوگوں سے آپ پوچھیں جو تین لاکھ لوگ روزانہ بی آر ٹی میں سفر کرتے ہیں، غریب لوگ، آپ ان سے جا کر پوچھیں کہ وہ آپ کو بتائیں، وہ اپنے احساسات بتائیں، آپ کو اس کے فوائد بتائیں، تو تین لاکھ لوگ روزانہ پشاور میں بی آر ٹی کے Through سفر کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک ناقص منصوبہ ہے، آپ جا کر عوام سے پوچھ لیں اور آپ گئے ہیں، الیکشن میں گئے تھے، عوام نے آپ کو دکھایا ہے، منہ کی کھانی آپ کو پڑی ہے تو اس طرح کے منصوبے، اچھا میں Law and Order پر آتا ہوں، Law and Order میں بھی یہاں پہ پیسے رکھے گئے ہیں، 126 بلین روپے میں بذات خود اس کے ساتھ Agree نہیں ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو Law and Order کی شکل میں جو پی ڈی ایم حکومت نے نگران کی شکل میں یہ جو نو (9) مہینے انہوں نے یہ جو پیسہ خرچ کیا ہے، یہ صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کے لیڈروں کے خلاف اور پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں کے خلاف یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں، ان کے خلاف غیر قانونی، غیر آئینی چھاپے مارے گئے ہیں، ان کے خلاف ان کے گھروں میں بغیر Search اور بغیر Warrant کے یہ گھسے ہیں، یہ سارا پیسہ انہوں نے اس پہ استعمال کیا ہے۔ یہ تو وہی پولیس تھی جو 2017 میں ہم ایک ایکٹ لے کر آئے تھے، پولیس ایکٹ 2017 جس میں سب سے پہلے یہ تھا کہ "پہلے سلام اور بعد میں کلام"، پولیس کا موٹو یہی تھا لیکن ان لوگوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے پولیس کو اس طرح بھیانک طریقے سے استعمال کیا اور یہ جو اس غریب صوبے کے لوگوں کا پیسہ ہے، یہ انہوں نے اس طرح پولیس کے ذریعے پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں کے خلاف استعمال کیا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ ہر ایک پہ یہ بات گزری ہے کہ کسی کا بیٹا اغواء ہوا ہے، کسی کی خواتین، کسی کے گھروں میں گھسے ہیں، کسی کے حجروں میں گھسے ہیں، میں کہتا ہوں کہ جو پولیس ایکٹ 2017 ہے، اگر یہ پولیس، اگر ان میں تھوڑی سی ہمت تھی، اس کو ہم نے خود مختار بنایا تھا، تو یہ حرکت یہ نہ کرتے، یہ Pressurize نہ ہوتے لیکن اس میں یہ صلاحیت نہیں تھی، تو میرے خیال میں جو یہ 2017 کا پولیس ایکٹ ہے اس کو Reverse ہونا چاہیے۔ (تالیاں) یہ اس قابل ہے ہی نہیں، یہ اس قابل ہے ہی نہیں کہ ان کو آپ خود مختار بنائیں۔ دس سال سے ہم نے کسی ڈی پی او کو، کسی ایس ایچ او کو، کسی ڈی ایس پی، آئی جی کو نہیں کہا کہ ہمارے حلقے میں فلاں بندوں کو لگاؤ، کسی نے کہا ہے؟ کسی نے

نہیں کہا لیکن ایک سال میں یا نو(9) مہینے میں اس نے جو حشر کیا پولیس ڈیپارٹمنٹ میں، وہ آپ سب کے سامنے ہے، تو میرے خیال میں اس بجٹ کو جو یہ تین مہینے کا بجٹ ہے جس میں جو احساس پروگرام کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، اس میں جو بی آرٹی کے لئے ہے یا صحت کارڈ کے لئے اس کو تو ہم سپورٹ کرتے ہیں اور میں نے شروع میں کہا کہ ہم اس کو با دل نخواستہ پاس کریں گے، اس صوبے کے عوام کیلئے، ان کے مفاد کیلئے، لیکن جو اچھی باتیں یہاں بھی عثمان صاحب نے کیں، اس کو ہم ضرور Appreciate کریں گے جو اچھی اچھی Suggestion آتی ہیں، ہمارے صوبے میں معدنیات سب کو پتہ ہے کہ Revenue generation کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، اس میں انہوں نے پیسے مختص کئے دو بلین روپے، Eighty one percent جو پچھلے سال سے زیادہ میں اس کو کہتا ہوں کہ اس کو دو سو پرسنٹ (200%) زیادہ ہونے چاہئیں کیونکہ جو Capacity معدنیات میں ہے ہمارے صوبے میں، وہ کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں ہے ہی نہیں، لیکن Appreciate کرتے ہیں کہ Eighty one percent اس کو زیادہ رکھا گیا ہے۔ اس طرح ہماری صحت، تعلیم اور باقی چیزیں، ٹورازم جو ہمارے صوبے کا اور خاص کر Northern area ہے، اس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، اس کے لوگوں کی معاش کا، تو میرے خیال میں اس کے لئے بھی اس میں پیسے رکھنے چاہئیں اور اس بجٹ میں اس کو بھی ایک Huge amount دینی چاہیئے تاکہ ہم ٹورازم کو اور بھی Promote کریں۔ اس طرح ہمارے ساتھ اس کے علاوہ ایگریکلچر ہے جو ریڑھ کی ہڈی ہے ہماری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر صاحب!

<u>معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ:</u> ایگریکلچر میں بھی چاہیئے، چلو شکریہ، تھینک یو، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ جناب شفیع اللہ خان اور نگزیب صاحب کے بعد ملک لیاقت اور اورنگزیب صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور اپوزیشن نے مل کر ہمیں دیوار سے لگانے اور ہمیں بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ہمارے خلاف Baseless اور Fabricated قسم کے Criminal cases رجسٹرڈ کروائے، ہمارے اور ہمارے ورکر کے خلاف انتہائی غلیظ اقدامات کئے، ہماری چادر اور چار دیواری کا تقدس بری طرح پامال کیا تھا لیکن چلو اس پہ میں بات نہیں کرتا ہوں لیکن سب سے

پہلے میں اپنے Colleagues جو ٹریژری بنچز سے ہیں یا اپوزیشن سے ہیں، مگر جو فارم پینتالیس کے تحت ممبر پراونشل اسمبلی منتخب ہو کر آئے ہیں، ان کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جو فارم سینتالیس کے تحت یعنی چور دروازے سے آئے ہیں، ان پہ میں لعنت بھیجتا ہوں، ان پہ میں لعنت بھیجتا ہوں۔ جناب سپیکر، بجٹ جو Present ہوا، اس میں مختلف پروگرام کا تذکرہ ہوا ہے، سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب جنوری 2023 میں پراونشل اسمبلی Dissolve ہوئی تو Interim government وجود میں آئی، ان کی ذمہ داری تھی، ان کی Responsibility تھی کہ نوے (90) دن کے اندر جنرل الیکشن Conduct کراتے مگر نوے (90) دن کی بجائے اقتدار کے مزے لوٹتے ہوئے یہ دورانیہ میرے خیال میں آٹھ دس مہینوں تک پہنچایا، میں Suggest کرتا ہوں کہ نوے (90) دن سے زائد تیرہ مہینے جو پیریڈ انہوں نے گزارا ہے، یہ غیر قانونی ہے، یہ غیر آئینی ہے، اس دوران ان کو جو مراعات ملی ہیں، جو Facilities ملی ہیں، ان کو واپس کیا جائے اور جو فیصلے دیئے ہیں، جو بھرتیاں کی ہیں، اان کو Null and void تصور کیا جائے، میں اس بجٹ کو کیوں پاس کروں I was behind the bars along with my other colleague, MPAs from Dir; we were behind the bars for two three months. میں کیوں اس بجٹ کو پاس کروں؟ دوسری بات جناب سپیکر، بجٹ میں صحت سہولت پروگرام پر بحث ہو رہی ہے جو قائد تحریک عمران خان کا ایک فلیگ شپ منصوبہ ہے جس سے لاکھوں کروڑوں پاکستانی مستفید ہو رہے ہیں۔ جو یہ KP میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی تو ہمارے چیف منسٹر جناب علی امین خان گنڈاپور نے پہلی سپیچ میں صحت سہولت پروگرام کو Impose کرنے کا فیصلہ کیا اور ماہ رمضان میں اس کو عملی شکل دے کر نافذ کیا جس سے پورے لوگ Across the board مستفید ہو رہے ہیں لیکن تیمرگرہ جو ایک Densely populated city ہے، وہاں پہ ایک ہاسپیٹل ہے، ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل تیمرگرہ، وہاں پہ اسی پروگرام میں Heavy embezzlement ہوا ہے کہ ڈاکٹر بھی چیختے ہیں، سرجن بھی چیختے ہیں، نرسز بھی چیختی ہیں، پیرامیڈیکس بھی چیختے ہیں کہ خدارا اس پہ انکوائری کی جائے، اس پہ، یہ جو سیکرٹری ہیلتھ بیٹھا ہے، خدا اس پہ رحم کرے، اللہ اس پہ رحم کرے، میں نے اس کو خود بھی کہا تھا مگر آج تک اس مد میں اس سلسلے میں جو Heavy embezzlement ہوا ہے، انکوائری شروع نہیں ہو رہی ہے، میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو Responsible ہے، جس نے کیا ہے، جس کی کارستانی ہے، اس کے

Impartial enquiry constitute خلاف فی الفور جو بھی ہے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور کی جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک لیاقت علی خان، عبدالمنعم خان، وہ اورنگزیب خان بولیں پھر آپ۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): بِسۡمِ اللّٰـہِ الرَّحۡمٰـنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اسی ٹائم میں نے ٹائم مانگا تھا جب لوگ ہمارے اوپر کیچڑ اچھالتے تھے اور میں نے جواب کرنا تھا لیکن بد قسمتی سے اس ٹائم میں ٹائم نہیں ملا، ابھی تو میں صرف خانہ پری کرونگا، وہ باتیں تو مجھے مزا ہی نہیں دیں گی کیونکہ فارم سینتالیس کی پیداوار سارے چلے گئے ہیں، میں کس کو، میں نے جو باتیں کرنا تھیں وہ ساری فارم سینتالیس کی پیداوار کے لئے تھیں، وہ تو سارے چلے گئے ہیں۔ (مداخلت) میں، نہیں آپ پینتالیس کے ہیں، آپ پینتالیس کے ہیں اس لئے آپ بیٹھے ہیں، سینتالیس والے سارے بھاگ گئے ہیں، تو سینتالیس والوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ جو ہمارا اپوزیشن لیڈر صاحب کہتا ہے، (شور اور قہقہے) آوازیں نہ نکالو، آوازیں نہ نکالو، آوازیں نہ نکالو، یہ قہقہے نہ نکالو، آپ پینتالیس کے ہیں۔ جناب سپیکر، جو ہمارے فارم سینتالیس کے اپوزیشن لیڈر صاحب فرما رہے تھے کہ ہمارے سی ایم صاحب کا علاقہ No Go Area ہے تو یہ No Go Area کب سے بنا ہے؟ سب سے پہلے جب خان صاحب کی حکومت تھی تو ادھر کوئی No Go Area نہیں تھا، کراچی میں بھی No Go Area نہیں تھا، جدھر Zero Point کو No Go Area کہا جاتا تھا وہ بھی Go Area بن گیا تھا لیکن جب خان صاحب کی حکومت ختم ہو گئی تو سب سے پہلے مجھے ٹارگٹ کر کے میرے خاندان کو شہید کیا، مجھے ہسپتالوں میں پہنچایا تو اسی ٹائم میں یہ لوگ، ان کی حکومت تھی یہ جو No Go Areas بنتے ہیں تو ان لوگوں کی حکومت کی وجہ سے بنتے ہیں، ہمارے تین سالہ دور میں پوری دنیا میں، ایسا ایک مثالی امن تھا اس ٹائم کوئی کیوں نہیں کہتا تھا کہ No Go Area ہے تو یہ فارم سینتالیس کے اپوزیشن لیڈر صاحب کو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ ہمارے سی ایم صاحب کے خلاف جو غیر پارلیمانی الفاظ آپ نے استعمال کئے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ میں فلاں جگہ بند کرونگا، فلاں جگہ بند کرونگا تو یہ نہیں کریں گے، تو آپ قانون کے تو عادی نہیں ہیں، قانون کے حساب سے تو آپ عادی نہیں ہیں، آئین کو آپ مانتے نہیں ہیں، تو پھر ہم آپ لوگوں کو بند نہیں کریں گے تو کیا سر پر بٹھائیں گے؟ ایسا ہی کریں گے، اس کے علاوہ تو ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں۔ یقیناً اس نے ہاسپیٹلز کی باتیں کیں، اس نے صحت کارڈ کی باتیں کیں، اس نے ہمارے میٹرو کے بارے میں بات کی،

اس کے جنگلہ بس کی حالت دیکھیں کہ اس نے پورے پاکستان کو کتنا نقصان پہنچایا؟ اس کے وہ ٹرانسفارمر، وہ گرڈ سٹیشنز جو Turkey سے کرائے پر لائے تھے، اس کی باتیں کریں کہ اس سے ایک پیسے کا فائدہ ہوا ہے پاکستان کو، پورے ان لوگوں کے اپنے صرف کمیشن اور جیب بھرنے کے لئے ان لوگوں نے لیکر آئے تھے، وہ تو ہم نے نہیں چھیڑا ہے کیونکہ ہم پاکستانی ہیں، ان لوگوں نے تو پاکستان کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور صرف اور صرف، صرف اور صرف اس لئے کہ یہ Swiss Bank بھر کر رکھیں اور یورپ اور امریکہ میں اپنے بنگلے بنائیں، ہم نے جو بھی کیا ہے۔ بجٹ پر آتا ہوں۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک صاحب، دور نکل گئے ہیں۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی</u>: بجٹ پر آتا ہوں لیکن بجٹ سے پہلے ان لوگوں نے جو باتیں کی ہیں، اس کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہیلتھ کارڈ میں بوگس کام ہے، یہ لیکر آئیں ثبوت، ہم سزا دلوائیں گے اور اس نے جو کہا ہے، جو ہمارے مشیر جنگلات صاحب نے فرمایا کہ یہ حلف اٹھائیں، ہم تو پچھلے پندرہ سال سے، پچھلے دس سال سے آج تک حلف اٹھاتے ہیں لیکن یہ صرف فارم پینتالیس پہ حلف اٹھائیں کہ ہم پیداوار نہیں ہیں اس کے، واللہ میں مانوں گا ورنہ یہ بوگس لوگ ہیں، ان کے ساتھ ہماری بات کرنے کا فائدہ کچھ نہیں، یہ ہمارے لئے فضول ہیں اور یہ فارم پینتالیس کے چند، جب تک ہمارے فارم پینتالیس اور یجنل بحال نہیں ہوتے تو ادھر بھی دھرنے ہونگے، ادھر بھی سب کچھ بند ہوگا اور ادھر بھی بند ہوگا، ہم کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے، ہم اپنا حق لیکر رہیں گے، (تالیاں) کسی کو ہم نہیں چھوڑتے اور یہ اگر ادھر جو باتیں سناتے ہیں، آپ کے توسط سے یہ کہتا ہوں، آپ Custodian of the House ہیں کہ جو پرانی پرانی کہاوتیں سناتے ہیں تو پھر ہماری بھی باتیں سن کر جائیں، ایسا نہ کہ ہمیں یہ قصے سناتے رہیں اور پھر جائیں، یہ ادھر ہی رہیں پھر، تو جو باتیں کرتے ہیں پہلے، پھر وہ بعد میں، اور یہ ہر بات میں کہتے ہیں کہ ان کو پتہ نہیں ہے اور کسی ایسے لوگوں کے ساتھ مشورہ کریں، آپ کے ساتھ مشورہ کرکے پاکستان کو اور ڈبوئیں؟ آپ لوگوں نے تو ڈبویا ہے پاکستان کو اور آپ کے ساتھ مشورہ کرکے پاکستان کو اور بھی غرق کریں؟ ہمارے الحمد للہ خان صاحب کے ساتھ جتنے لوگ ہیں، پورے پاکستان میں ان کے مساوی نہیں ہیں کیونکہ وہ چور نہیں ہیں، وہ ڈاکو نہیں ہیں، وہ کمیشن نہیں لیتے ہیں، صرف پاکستانی ہیں اور پاکستان کے لئے کام کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ، ملک صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: بجٹ پر میں بعد میں باتیں کرونگا، اگر آئندہ کسی نے خان صاحب یا میری حکومت یا میری پارٹی کے خلاف الٹا سیدھا بولا تو ادھر دمادم مست قلندر بناؤنگا میں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، ملک صاحب، آپ بجٹ سے دور نکل گئے تھے، بہر حال آپ کا شکریہ۔ جناب اورنگزیب خان۔

جناب اورنگزیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بجٹ سپیچ کے لئے مجھے وقت دیا۔ ہونا تو چاہیئے تھا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو تقریر کی، ہم نے بہت زبردست طریقے سے سنی لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو پھر بھاگ جاتے ہیں، سیاست اسی کو کہتے ہیں کہ آپ آکر مقابلہ کریں اور میں پورے ہاؤس کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب بھی وہ بات کرتے ہیں، تحمل سے ہم سنیں گے اور ہماری بات کو بھی تحمل سے سننا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ہے؟ جناب سپیکر، لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ آپ لوگ قبضہ کرنا چاہتے ہیں، میں اس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم قبضہ نہیں کرنا چاہتے ہیں، ہم آپ لوگوں سے جو فارم سینتالیس کے ذریعے پاکستان پر قبضہ کیا، گورنر ہاؤس پر قبضہ کیا، وفاق پر قبضہ کیا، پنجاب پر قبضہ کیا، ہم Recover کرنا چاہتے ہیں، یہ ہمارا حق ہے کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمران خان کو، عمران خان کو عوام نے میڈیٹ دیا، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ ابھی میں آتا ہوں بجٹ کی طرف، جناب سپیکر، آپ کو یہ پتہ ہے اور پورے ہاؤس کو پتہ ہے کہ اس وقت پندرہ سو ارب سے زیادہ وفاق ہمارا مقروض ہے، اگر وہ پیسہ ٹائم پر نہ مل جائے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ صوبہ کس طرح چلے گا؟ سب سے پہلے ہماری یہ ڈیمانڈ ہے اور ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وفاق کے ساتھ جو ہمارا جو پیسہ ہے وہ فٹافٹ واپس کرے تاکہ یہ صوبہ چل جائے۔ اس کے علاوہ جس طرح تمام ممبروں نے کہا کہ 'ٹھیکہ ٹیکر' حکومت نے ہمارے اوپر جب مسلط کیا، کیونکہ وہ میرٹ کے ذریعے نہیں آیا، مسلط کیا گیا اور آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ دو مرتبہ اس نے کافی بجٹ پاس کیا اور وہ بجٹ کدھر استعمال ہوا؟ اس کا Proper audit ہونا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ کتنی کرپشن ہوئی اس میں اور کدھر صحیح معنوں میں اس نے پیسہ استعمال کیا؟ سب سے ضروری یہ ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا تعلق ہے ایکس فاٹا سے، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جب زبردستی سے انضمام کر رہا تھا، نون لیگ گورنمنٹ نے کیا 2018 میں اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ کونسی شرائط پر ہوا انضمام، وہ ان شرائط پر ہوا کہ آپ کو ہر سال ہم

دیں گے ایک سو بلین اور اس کے علاوہ چوبیس ہزار نوکریاں، تو بڑے بڑے گرین باغات کو فاٹا عوام کے سامنے رکھا لیکن بدقسمتی سے اس پر کچھ عمل درآمد نہیں ہوا، تو میں یہ جانتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس وقت ہمارا جو صوبہ ہے، وہ خود بہت تکلیف میں ہے لیکن وفاق نے وہی ٹائم انضمام کے وقت جو وعدے کئے ہوئے ہیں، وہ ضرور پورے ہونے چاہئیں۔ اس وقت جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ صرف KPK جو صوبہ ہے وہ پیسہ دے رہا ہے اور باقی تینوں صوبوں سے جو ہے وہ پیسہ نہیں مل رہا ہے، تو مجھے یہ بتائیں کہ آپریشن کے بعد ایکس فاٹا کی جو پوزیشن ہے وہ آپ کے سامنے ہے، اگر اس طرح ہم کو بجٹ ملیں گے تو یاد رکھنا جناب سپیکر، ہمارا ایکس فاٹا دو سو سال میں بھی وہ نہیں بن سکتا ہے، یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے۔ تو آپ کے توسط سے کہ برائے مہربانی جو ایکس فاٹا کے ساتھ کئے ہوئے وعدے ہیں، وہ پورے ہونے چاہئیں، ہماری بہت محرومیاں ہیں، تمام جو ایکس فاٹا کے ممبرز موجود ہیں اس ہاؤس میں، لوگ مطالبے کرتے ہیں، بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے تو اس کا ازالہ کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جب تک ایکس فاٹا کا جو حق ہے وہ نہ دیا جائے، یہ قوم اور یہ پاکستان ترقی نہیں کر سکتا ہے، یہ قول زرین ہے کہ جس قوم میں انصاف نہ ہو وہ کس طرح ترقی کرے گی، تو میرے خیال میں جتنے تمام ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایکس فاٹا سے ہیں یا KPK سے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ سے ہیں، میرے خیال سے ابھی ہم بھی اس صوبے کا حصہ ہیں، تو میرے خیال میں مل جل کر فاٹا کی جو محرومیاں ہیں، وہ آپ کے سامنے ہیں، اس کے لئے جدوجہد کرنا پڑے گی کیونکہ یہ ایک خوبصورت علاقہ ہے، Natural resource سے بھی مالامال ہے، اگر اس کو Ignore کیا جائے تو ہم ہمیشہ کے لئے پیچھے رہ جائیں گے۔ تو جناب سپیکر، آپ سے گزارش ہے، ماشاءاللہ آپ کو بھی پتہ ہے اچھی طرح سے، کہ فاٹا کے حوالے سے اس میں جو ہمارا جتنا بقایا ہے تمام اور صوبوں سے، وہ Recover ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہمارا صوبہ بھی ہے، اس وقت ہماری گورنمنٹ بھی ہے اور مجھے پتہ ہے کہ عمران خان نے فاٹا کے لئے پہلے بھی بہت کچھ کیا ہے اور ہمیں اپنے دبنگ وزیراعلیٰ سے بھی یہ امیدیں ہیں کہ وہ بہت کچھ کریں گے ایکس فاٹا کے لئے لیکن جب باہر سے ہمارا جو پیسہ ہے وفاق کے پاس، وہ بھی ملنا چاہیئے تب ہمارا جو ایکس فاٹا ہے وہ ترقی کر سکتا ہے۔ آخر میں میں زیادہ ٹائم نہیں خراب کرنا چاہتا ہوں، To the point جناب سپیکر، آپ کو یہ پتہ ہے کہ ہمارا علاقہ Natural resource سے مالامال ہے اور ہمارے جو لوکل لوگ ہیں وہ یہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ خدارا ہمارے جو Natural resource ہیں، ان پر اور لوگ قبضہ نہ کریں، وہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں، جو میں نے اشارہ دیا، کافی

ہے،اشارہ ٹھیک ہے اور Specially جناب، بالکل کیونکہ اس وقت بھی فاٹامیں آپ کو پتہ ہے کہ الحمد للہ آپریشن کے بعد امن سب کچھ، بعض طاغوتی قوتیں کوشش کررہی ہیں کہ وہ امن خراب کریں لیکن میں اس فلور پہ آپ کو یہ ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ ابھی ایک فاٹا کے جو لوگ ہیں، ہم اپنے علاقے کی خود Safety کریں گے، نہ خود بدامنی پیدا کریں گے نہ کسی کو اجازت ہے اور تاریخ گواہ ہے اس بات کی کہ ہر Frontline پہ فاٹاکے لوگ ہیں،ایکس فاٹاکے لوگ ہیں، لیکن آج جو ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کاسلوک ہورہاہے ناں، ہم اس کو برداشت نہیں کررہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>:بس Sum up کریں جی، Sum-up کریں اس کو۔

<u>جناب اورنگزیب خان</u>:جناب سپیکر، بس ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں، تو یہ بات اس لئے میں کررہاہوں کہ ایکس فاٹاکے جو لوگ ہیں ناں وہ ہم سے طلبگار ہیں ان باتوں کے اور آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ اس وقت ہمارا ہمیشہ کے لئے جو سیاسی سسٹم تھا، قبائلوں میں پارٹی وغیرہ کی اتنی وہ نہیں تھی طاقت، لیکن الحمد للہ عمران خان نے شعور دیا، آج جو ایکس فاٹامیں اپنے ریزلٹ کو دیکھا ہے، ہم نے بھاری اکثریت سے الحمد للہ پی ٹی آئی نے مینڈیٹ حاصل کیا، اسی لئے حاصل کیا۔

<u>جناب سپیکر</u>:بہت شکریہ، بہت شکریہ۔

<u>جناب اورنگزیب خان</u>:اس لئے حاصل کیا، اس کا وہ محبت ہے خان کے ساتھ اور ان شاءاللہ ہم اپنی جو صوبائی حکومت ہے اس سے ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ فاٹا کے جتنے مسائل ہیں وہ ایمرجنسی ہنگاموں میں ان شاءاللہ ہم حل کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالمنعم خان، اس کے بعد ثوبیہ شاہد صاحبہ اور پھر زاہد چن زیب صاحب۔

<u>جناب عبدالمنعم</u>: بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه کلي وال خبرې اوکړې خوهغه نقصنات ئے بیان کړل او فائده ئے اونه وئیله، نو بهرحال دوئ راوتلي دی، تبنتیدلي دی خو هغه بهر دغلته یو ځائې ته ناست دی، سپیکر ته ناست دی، زمونږدا خبرې هم اوری او ستاسو دا هم اوری، د هغوی طبیعت باندې زه پوهیږم، زه د هغوی کلي وال یم، مونږ یو شے یو۔ (تالیاں) دوئ دلته چي کومې خبرې اوکړې، مثال نقصانات ئے بیان کړل خو فائد ئے بیان نه کړه، لکه بی آر ټی، بی آر ټی نه نن په پښنور کښې دری نیم لکهه خلق، درې لکهه خلق مستفید کیږی چي په چهـ سو به تلل هغه نن په پنځوخ روپې ځي حیات آباد ته او په

لکهو لاکهه په لاکهونو روپئی ریونیو کیږی د ورځې او د هغې مقابله کښې ورسره جنګله بس دے په پنجاب او په دېکښې هغه تاوان کښې روان دے، په Loss کښې او مونږه پرې پیسې ګټوؤ او خلقو ته پرې سهولت هم دے، نو دا دوئ هسې هغه خبرې چې دے غل دے او څه وائی، ټول د دغه نه آؤټ لاړل، نن خو زمونږ بحث وؤ په بجټ، د بجټ پکښې هډو خبره هم نه وه او زما ستاسو نه هم ګیله پیدا شی، دومره ټائم ورکول زما خیال دے چې پخوا مونږ نه وو ورکړے خو ته یو انصافدار سړے ئې نو مونږه تاله مخې له ډیر نه راځو۔ دویم دوئ د صحت کارډ خبره اوکړه، د صحت کارډ نه چې څومره خلق مستفید کیږی، غریبانان او دوئ په پخپله ترې هم علاج کوی خو دوئ غلی غونډې کوی، فوټو نه ورکوی، هغه زمونږ خلق بیا فوټو ورکوی، دوئ ټول صحت کارډ نه علاج کوی او نن چې په ټوله اسمبلئ کښې اووه نیم کسان دی هغوی کښې درې نیم د سینتالیس پیداوار دی، درې نیمو کسانو ګټلې ده، زه پرې ګواه یم درې نیمو کسانو، د صحت کارډ، د دوئ صحت کارډ نه، چې څه شی نه سړے یریږی جی، د هغې دا نوم سړی ته بار بار راځی، دوئ د صحت کارډ نه اوس یریږی او صحت کارډ سره ئے هم داسې کار کړے دے، یو خو جی ما تاسو ته اووئیل دا پی ډی ایم لفظ ټهیک دے، دا نګران ترې اوباسئ، دا د پی ډی ایم حکومت وو، صحت کارډ ئې په نیمه وهلے دے، ولې دغه ایمرجنسی نه ده اپینډکس، اپینډکس وائی پکښې نشته، سټی سکین پکښې نشته، مطلب دوئ دا خلق وژنی، نو دوئ ته پته ده چې دا خلق کمول غواړی ځکه دوئ له خو څوک ووټ ورکوی نه، دوئ وائی چې دا به په څه طریقه کمیږی، نو زه تاسو ته دا وایم چې دا دوئ د صحت کارډ نه خلاف دی، د ونو لګولو نه خلاف دی، دې خو هر کار له، هغه تبلیغیان وائی خلق به ښو (ښه کار) ته رابلو او ناښه (بد کار) نه به ئے منع کوؤ، دوئ وائی مونږ به ناښه کار کوؤ او ښو نه به خلق منع کوؤ، دا بیخی الټه دی جی، هغه بیخی د دوئ پوهه کول غواړی او زه دې مشرانو ته هم خواست کوم چې دوئ دلته حاضری لږه ډیره وی نو ښه به وی جی۔ دریم جی دوئ خبره اوکړه، د دغه بجټ خبره بالکل مونږ د بجټ ملګری یو او مجبوری ده چې بجټ به څنګه پاس کوؤ چې مخکښې صوبه نه چلیږی خو زه وایم چې دا څه سکیمونه دوئ په دې پی ډی ایم وخت کښې کړی دی

چې دا سټينډنګ کميټيانو ته لاړ شي او د دې پته اولګي ځکه دوئ کار بغير د غلا نه بل څه کار نشته، دوئ د بسم الله نه مخکښې درې نيم اربه روپئې اوس په غنمو کښې اووهلې، وائی وزير اونيسئ، هغه چې پته اولګيده شهباز شريف پخپله هغه وخت کښې وزير وو، وزير د هغې نه وو، هغه چارج ئے ده سره وو، د بسم الله نه مخکښې هم دوئ غلا کوی، نو د دې څه داسې د صوبه هم دغه کړې ده او د دس سال نه د چاليس سال خبره ولې دې نه کوی جی۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ آئیں، بجٹ پہ۔

جناب عبدالمنعم: بجٹ پہ آ رہا ہوں جی، بجٹ ایسا ہے کہ بجٹ کے ساتھ ہم اس لئے اس کو پاس کر رہے ہیں کہ ہم آگے چل نہیں سکتے، بالکل ہم بجٹ کے ساتھ Agree ہیں لیکن Check and balance ہونا چاہیے، جدھر بھی Check and balance نہ ہو تو اس کا کوئی عمل نہ ہوگا، میں ویسے ہی پاس کرنا ہوا تو ہم ایک دن میں بھی پاس کر سکتے ہیں کیونکہ یہ سات ہیں اور ہم سو سے زیادہ ہیں، تو بجٹ پاس کرنا کوئی مشکل نہیں ہے اور نہ ہمارے لئے کوئی ایسا ہے کہ ہم پاس نہیں کر سکتے، ہم دو منٹ میں یہ بجٹ پاس کر سکتے ہیں، آپ ایک آواز لگائیں گے "ہاں" اور "نہیں" میں، تو سارے "ہاں" ہیں لیکن اس کو حساب کتاب کرنا چاہیے سر، ایسا نہیں ہے کہ پھر ایسے خدا نہ کرے اگر اس کو کوئی موقع آ جائے، اس کو پتہ چل جائے گا کہ یار ویسے ہی حساب کتاب نہیں ہے، تو جیسے یہ مرکز نہیں ہے، یہ صوبہ ہے اور اس میں Check and balance ہے، تو خدا کے لئے اس کو ساری سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھیج دیں اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، صحیح۔ شکریہ شکریہ، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، تھینک یو۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ سب نو مہینوں کا حساب مانگ رہے ہیں، پورا صوبہ نو (9) سال کا حساب آپ لوگوں سے مانگ رہا ہے، نو (9) سال کا، جو آپ اس صوبے پہ آپ مسلط ہو کر آئے ہوئے ہیں، نو (9) سال سے آپ لوگوں کے کارناموں کا حساب آپ سے مانگ رہے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، پھر نو (9) مئی کا حساب کون دے گا؟ نو (9) مئی کا حساب ہے کسی کے پاس؟ (شور) نو (9) مئی کا حساب آپ لوگوں کو دینا ہوگا، نو (9) مئی کا حساب کتاب آپ لوگوں سے لینا ہوگا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اچھا اس طرح ہے، House in order، آپ نہ بولیں، ان کو بولنے دیں جوان کا، یہ بجٹ ہے، جو مرضی ہے بولیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: کیونکہ جب ہم نو(9) مئی کا حساب نہیں دیں گے ناں پی ٹی آئی کا نام آ سکتا ہے، میں حساب کتاب کی بات کر رہی ہوں، میں حساب کتاب کی بات کر رہی ہوں، میں بجٹ کی بات کر رہی ہوں۔ آپ لوگ بجٹ پہ آئیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ لوگ نو مہینوں کا حساب دیں۔ آپ لوگ نو (9) مئی کا حساب دیں، ہے کسی میں جرات جو نو (9) مئی کا آج حساب دے دیں۔ نو (9) مئی پہ آپ لوگوں نے جن شہیدوں کے مجسموں کے ساتھ جو کیا ہے اس کا حساب دیں، نو (9) مئی پہ آپ لوگوں نے جو کور کمانڈر ہاؤس، جو جناح ہاؤس کا حشر کیا ہے اس کا حساب دیں، آج کے دن، اور باتیں تو آپ چھوڑیں، گالیوں میں، بدتمیزیوں میں، کوئی پارلیمانی Languageآپ کو آتی نہیں ہے، کوئی چیز آپ کو آتی ہے؟ کسی چیز کو آپ، کسی مقدس جگہ کے طریقے آپ کو آتے ہی نہیں ہیں، صرف اپنے آپ کو عمران خان کے سامنے اسلئے آگے پیش کر رہے ہو کہ بدتمیزی کریں، گالیاں دیں، تو ہم آگے ہو جائیں گے، کرو گالیاں، اس دن کم کیئے تھے آج بھی کرو، اٹھو لیکن نو (9) مئی کا حساب آپ لوگوں نے دینا ہوگا، ایک ایک نے دینا ہوگا، جو جو اس میں ملوث ہے وہ سامنے آئے گا، یہ نو مہینے، نو مہینے، نو (9) مئی کا حساب دو، نو سال کا حساب دو پھر بات کریں گے، نو سال، نو سال کا جو پیسہ آپ لوگوں نے کمایا، وہ آپ لوگوں نے نو (9) مئی پہ خرچ کیا، نو (9) مئی کی دہشت گردی پہ خرچ کیا ہے، ابھی تک تو آپ لوگوں کو اپنی پی ٹی آئی کا نشان ہی نہیں ملا، پھر کیا بات کر رہے ہو؟ (شور اور قطع کلامیاں) جناب، جناب، (شور اور قطع کلامیاں) نہ میں آپ کی چیخوں سے ڈرتی ہوں نہ میں حراست میں آتی ہوں، اپنے آپ کو دکھاؤ، جس نے چیخنا ہے اپنے اپنے اوقات بتاؤ، ہر ایک ممبر، جس طرح بتایا ہے، ٹھیک ہے اگر برداشت ہے، جس طرح برداشت سے ایک عورت ہو کر میں نے آپ لوگوں کی بات سنی تو بات میری سنو، یہ فلور آپ کے سپیکر نے مجھے دیا ہے، آپ لوگ میری بات سنیں، میری باتوں کا جواب دیں، آپ لوگ اپنے ٹائم پہ اٹھ کر بات کرو، ٹائم مل جائے گا، آپ کا سپیکر ہے، آپ کا سپیکر ہے، عمران خان آپ کو نہیں دیکھ رہا، آپ آرام سے بیٹھ جائیں، منسٹری مل جائے گی آپ کو، مل جائے گی،

مل جائے گی منسٹری، آرام سے بیٹھیں، کوئی کسی کو Publicity، منسٹری نہیں جناب سپیکر صاحب، پلیز ٹائم دیں اور سب کو موقع ہے، جس جس نے گالی۔۔۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: (ایڈیشنل سیکرٹری سے) انعام خان! آپ Counting کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی ہو رہی ہے)

جناب سپیکر: مجھے Count کرنے دیں، پہلے دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے، گھنٹیاں بجاکر Counting کریں گے، انعام صاحب، دوبارہ گن لیں، گن لیں ناں، گن کر پھر مجھے بتائیں، اچھا کورم ٹوٹ گیا ہے

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 14 May, 2024.

(اجلاس کی کارروائی بروز منگل مورخہ 14 مئی بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)